سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(منگل 24، جمعرات 26، جمعتہ المبارک 27، سوموار 30، منگل 31۔ دسمبر 2019)

(یوم الثلاثہ 26، یوم الخمیس 28، یوم الجمع 29۔ ربیع الثانی، یوم الاثنین 3، یوم الثلاثہ 4۔ جمادی الاوّل 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سترہواں اجلاس

جلد 17 (حصہ دوئم) : شمارہ جات : 5 تا 9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

منگل،24۔دسمبر 2019

جلد 17 : شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	395
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	399
3۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	400
	سوالات (محکمہ محنت وانسانی وسائل)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	401

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)		
5۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	417
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری)	-----------	417
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	435
8۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	455
	پوائنٹ آف آرڈر		
9۔	بھارت میں مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنانے پر پاکستان میں بھرپور احتجاج کا مطالبہ	-----------	461
10۔	بڑے شہروں میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کا مطالبہ	-----------	462
	تحاریک التوائے کار		
11۔	ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ	-----------	474
12۔	ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف	-----------	475
13۔	گوجرانوالہ تا لاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھنے سے حادثات میں اضافہ	-----------	477
14۔	راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر غیر قانونی منصوبے شروع کرنے کا انکشاف	-----------	478
15۔	ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا	-----------	479
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
16۔	کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ(۔۔۔جاری)	-----------	480

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
17۔	تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم		
	کئے جانے کے عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ	------------	482
18۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	483
	قرارداد		
19۔	دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کا مطالبہ	------------	484
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)(---جاری)		
20۔	موٹروے کے اطراف میں		
	ٹوٹے ہوئے جنگلوں کو فی الفور مرمت کرنے کا مطالبہ	------------	486
21۔	خصوصی افراد کے لئے وزیر اعظم کے		
	خصوصی پروگرام ہمقدم کو اضلاع کی سطح پر شروع کرنے کا مطالبہ	------------	487
22۔	ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ	------------	489
23۔	صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ	------------	492
	جمعرات،26۔دسمبر2019		
	جلد 17 : شمارہ 6		
24۔	ایجنڈا	------------	495
25۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	497
26۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	498
	سوالات(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)		
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	499
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	530
29۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	540

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
30۔	لاہور: سندر میں 45 سالہ شہری کی ہلاکت ------------	543
31۔	لاہور: نواب ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور دکاندار کا قتل ------------	543
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
32۔	حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	545
	تحاریک التوائے کار	
33۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر وکلاء کا حملہ ------------	545
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	پولیو ورکرز کا معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ ------------	556
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
35۔	ظفروال آر ایچ سی میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی ------------	558
36۔	زائد المیعاد انجکشن لگانے سے بچے کی ہلاکت (۔۔۔جاری) ------------	560
37۔	لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش ------------	561
38۔	ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 5/56 ایل کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	562
39۔	شادی دفاتر اور جہیز کو قانونی دائرے میں لانے کا مطالبہ ------------	565
	پوائنٹ آف آرڈر	
40۔	شوگر مل مالکان کا کسان کا استحصال کرنے کے لئے کرشنگ سیزن بند کرنا ------------	568
41۔	بیت المال اور زکوٰۃ و عشر سے غریب اور مستحق افراد کو مالی امداد دینے کا مطالبہ ------------	569

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)		
42۔	سرکاری محکموں میں قانونی مشیران کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ	----------	572
	زیرو آر نوٹس		
43۔	پی ایم ڈی سی کی جانب سے صوبہ کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں اضافہ (۔۔۔جاری)	----------	573
	جمعتہ المبارک،27۔دسمبر 2019		
	جلد 17 :شمارہ 7		
44۔	ایجنڈا	----------	579
45۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	581
46۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	582
	سوالات (محکمہ زکوۃ وعشر)		
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	583
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	594
49۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	600
	تحاریک التوائے کار		
50۔	سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار	----------	609
51۔	بچوں کے مسائل حل کرنے اور تحفظ کے لئے قانون سازی کرنے کا مطالبہ	----------	610
52۔	غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش	----------	611

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
53-	چکوال میں دو پوٹا شیم پلانٹ لگانے سے آلودگی میں اضافے کا خدشہ ----------	613
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
54-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث ----------	614
	زیرو آور نوٹس	
55-	میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی ----------	618
	سوموار، 30-دسمبر 2019	
	جلد 17 : شمارہ 8	
56-	ایجنڈا ----------	625
57-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	627
58-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	628
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
59-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	629
60-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	664
61-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	696
	توجہ دلاؤ نوٹس	
62-	لاہور: شادباغ میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دکاندار کا زخمی ہونا ----------	725
63-	خوشاب: پولیس حراست سے بیوی کے قاتل کا فرار ہونا ----------	727
	پوائنٹ آف آرڈر	
64-	سابق ممبر رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کے قاتلوں سے جانی خطرہ کی بناء پر معزز ممبر کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ ----------	731

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
65۔	ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ	------------	736
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
66۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال 2019	------------	737
	منگل، 31۔دسمبر2019		
	جلد 17 : شمارہ 9		
67۔	ایجنڈا	------------	751
68۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	755
69۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	756
	سوالات(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)		
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	757
	تعزیت		
71۔	معزز ممبر جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت	------------	759
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(---جاری)	------------	760
73۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	780
74۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	------------	786
	تحاریک التوائے کار		
75۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	788
76۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	789

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
77۔	وفاقی حکومت سے گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے فلٹریشن اور سکریننگ کا مرکزی نظام فوری نافذ کرنے کا مطالبہ	-----------	790
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
78۔	نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	795
79۔	سرکاری ملازمین کو مدت ملازمت مکمل ہونے پر گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ	-----------	796
	پوائنٹ آف آرڈر		
80۔	شوگر ملیں بند ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا	-----------	799
81۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	805
82۔	انڈکس		

395

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مورخہ 26۔نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

2۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو ازخود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

396

3- محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکیٹڈ دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

4- جناب محمد لطاسب ستی: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔

5- محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

397

موجودہ قراردادیں

1- محترمہ سیمابیہ طاہر: اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔

2- محترمہ مسرت جمشید: یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3- دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت و دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام ہمقدم کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہمقدم پروگرام کو جلد از جلد اضلاع کی سطح تک پہنچایا جائے۔

3- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

4- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

5- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

399

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

منگل، 24-دسمبر 2019

(یوم الثلاثۃ، 26-ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣

سورۃ الرحمٰن آیات 1 تا 13

(اللہ جو) نہایت مہربان (1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اسی نے اس کو بولنا سکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی (7) کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو (8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو (9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی (10) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (11) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (12) تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (13)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1182 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1200 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی درخواست آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1428 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: لیبر کورٹ میں ججز کی تعیناتی و دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*1428: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیبر کورٹ ساہیوال کا آغاز کب ہوا نیز اس کے قیام کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جج لیبر کورٹ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں آج تک کتنے جج صاحبان تعینات رہے ہیں؟

(ج) لیبر کورٹ ساہیوال میں کتنا عملہ اور آفیسر گریڈ وار تعینات ہیں ان کے عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(د) جب سے اس لیبر کورٹ کا آغاز ہوا کتنے کیسز آئے، کتنوں کا فیصلہ کیا گیا اور کتنے کیسز زیر التواء کتنے عرصہ سے ہیں، تاخیر کی وجوہات کیا ہیں، مکمل حقائق سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت(جناب شکیل شاہد):

(الف) لیبر کورٹ ساہیوال کا قیام 28-07-2011 کو آیا تا کہ ساہیوال ڈویژن کی لیبر کو سستا اور فوری انصاف مہیا کیا جا سکے۔ لیبر کورٹ کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

(i) لیبر کورٹ صنعتی تنازع کا فیصلہ اور تعین کرتی ہے جو قانون کے تحت اس کو بھیجا جاتا ہے یا اس کے رُوبُرو لایا جاتا ہے۔

(ii) کسی سمجھوتہ جو اسے حکومت کی جانب سے سپرد کیا گیا ہے کے نفاذ یا خلاف ورزی سے متعلقہ کسی معاملہ کی چھان بین کر سکتی ہے اور فیصلہ کر سکتی ہے۔

(iii) قانون کے تحت جرائم اور کسی دیگر قانون کے تحت ایسے دیگر جرائم جس کو حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ اس سلسلہ میں صراحت کر سکتی ہو، سماعت کرتی ہے۔

(iv) دفعہ 64 کے تحت قابل سزا جرائم کی سماعت کرتی ہے۔

(v) آجران، کارکنان، ٹریڈ یونینوں یا ان میں سے کسی ایک طرف یا ان کی جانب سے عمل کرنے والے اشخاص کی جانب سے دفعات 17 اور 18 میں مصد غیر مناسب مزدور افعال کے مقدمات کے خواہ ان کو انفرادی یا اجتماعی طور پر ارتکاب کیا گیا ہو، کے ساتھ دفعہ 33 یا دفعہ 42 کے تحت وضع کردہ طریقہ سے یا ایسے دیگر طریقہ سے معامل کرتی ہے۔

(vi) ایسے دیگر اختیارات اور کارہائے منصبی کو استعمال اور انجام دیتی ہے جو اس پر قانون یا کسی دیگر قانون کے ذریعے یا تحت عطا کئے گئے یا سونپے گئے یا عطا کئے جا سکتے ہوں یا سونپے جا سکتے ہوں۔

(vii) ایسی دادرسی عطا کرتی ہے جس کو یہ موزوں سمجھتی ہو بشمول عبوری دادرسی کے۔

(ب) لیبر کورٹ ساہیوال کے سابقہ جج جناب بیدار بخت 19-01-2019 کو ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ موجودہ جج جناب بخت فخر بہزاد کی تعیناتی مورخہ 21-01-2019 کو ہوئی۔ جو لیبر کورٹ میں ساتویں جج ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لیبر کورٹ ساہیوال میں پندرہ منظور شدہ پوسٹیں ہیں موجودہ عملہ اور آفیسرز کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لیبر کورٹ ساہیوال کے آغاز سے اب تک کل 3163 کیسز آئے جن میں سے مورخہ 18-04-2019 تک 2964 کیسز کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جبکہ اس وقت 199 کیسز زیر التواء ہیں۔ تاخیر کی وجوہات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمیمہ (ج) میں تاخیر کی وجوہات و مسائل لیبر کورٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پیرا نمبر 2 میں لکھا ہوا ہے کہ لیبر قوانین پر کوئی مؤثر قانون سازی نہ کی گئی ہے۔ لیبر کورٹ میں زیادہ کیسز کی تعداد حکم عدولی کے کیسز کی ہے۔ گورنمنٹ کے محکمے کا عدالتی احکامات کو نہ ماننا اپنا اوّلین فرض سمجھتے ہیں اور PIRA 2010 کی دفعہ (8)33 حکم عدولی کے کیسز کو deal کرتی ہے اور یہ ابھی تک واضح ہی نہ ہے کہ دفعہ (8)33 میں حکم عدولی پر سزا دی جائے تو اس کے trial کا procedure کیا ہو گا۔ ابھی تک PIRA 2010 کے رولز ہی frame ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ PIRA کیا ہے، اس کے کیا رولز frame ہوئے ہیں اور لیبر کورٹس میں لیبر کے معاملات کو حل کرنے میں کتنی مدد ملے گی؟

جناب سپیکر: جی، لیبر منسٹر صاحب نہیں آئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! لیبر کورٹ ساہیوال کا قیام 28-07-2011 کو ہوا تاکہ ساہیوال ڈویژن کی لیبر کو سستا اور فوری انصاف مہیا کیا جا سکے۔ لیبر کورٹ کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

i. لیبر کورٹ صنعتی تنازعہ کا فیصلہ اور تعین کرتی ہے جو قانون کے تحت اس کو بھیجا جاتا ہے یا اس کے روبرو لایا جاتا ہے۔

ii. کسی سمجھوتہ جو اسے حکومت کی جانب سے سپرد کیا گیا ہے، کے نفاذ یا خلاف ورزی سے متعلقہ کسی معاملہ کی چھان بین اور فیصلہ کر سکتی ہے۔

iii. قانون کے تحت جرائم اور کسی دیگر قانون کے تحت ایسے دیگر جرائم جس کو حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ اس سلسلہ میں صراحت کر سکتی ہو، سماعت کرتی ہے۔

iv. دفعہ 64 کے تحت قابل سزا جرائم کی سماعت کرتی ہے۔

v. آجران، کارکنان، ٹریڈ یونینوں یا ان میں سے کسی ایک طرف یا ان کی جانب سے عمل کرنے والے اشخاص کی جانب سے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! پوری عبارت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اس میں سے ایک سوال پوچھا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ذرا مختصر سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب عربی یا فارسی میں تو لکھا نہیں ہوا بلکہ اُردو میں سادہ سا لکھا ہوا ہے جسے میں نے پڑھ لیا ہے۔ یہ جو پڑھ کر بتا رہے ہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے یہ پوچھا ہے کہ PIRA 2010 کے رولز کیا ہیں، اس سے لیبر کورٹس میں لیبر کے معاملات کو حل کرنے کے لئے کیا مدد ملے گی اور یہ کب تک نافذ العمل ہو جائیں گے؟ میں نے یہ سادہ سا سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 2010 بن چکا ہے جس کے تحت عدالتیں کام کر رہی ہیں اور نئے رولز ابھی process میں ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے پوچھا ہے کہ 2010 میں جو رولز تھے وہ کیا تھے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ PIRA کس چیز کو کہتے ہیں، یہ کب وجود میں آیا اور اس کے کیا اصول و ضوابط ہیں؟ اگر یہ کہیں تو میں پنجابی وِچ پچھ لینا آں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا مختصر پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے وہ اس میں نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: چلیں، یہ بتا دیں کہ PIRA کس کو کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ ہے۔ کیا آپ اُن سے امتحان لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! PIRA سے مراد پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 2010 ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے اب پڑھ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا میرے محترم ہیں جو اپنی سیٹ سے اُٹھ کر پارلیمانی سیکرٹری کے نزدیک آ گئے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنی سیٹ بدل لی ہے تو میں نے سوال ہی نہیں کرنا بلکہ میں اپنے سوال کو surrender کر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی آپ کے بھائی ہیں۔ اصل میں منسٹر صاحب نہیں ہیں تو انہوں نے پارلیمانی سیکرٹری کے اوپر فائل پھینک دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم اِن کو comfort zone دیتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے ایوان کے معزز پارلیمانی ممبر ہیں تو آپ اس سوال کو pending کر دیں اور اسے اگلے اجلاس میں لے آئیں۔ کوئی اتنی جلدی نہیں ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ جواب تو جواب ہی ہے۔ اصل میں ہم سوال آپ کے توسط سے اس لئے کرتے ہیں کہ کچھ فائدہ ہو جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب فائدہ ہی کوئی نہیں ہونا۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں ٹھیک ہے اور آپ اپنے سوال کو اور ذرا چھوٹا کر لیں۔ ابھی انہیں امتحان میں نہ لے جائیں اور اپنے سوال کو صرف چھوٹا کر لیں۔ ایک تو آپ نے پوچھا ہے کہ 2010 کا پوچھا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال ہی بدل لیں اور اگلا سوال کر لیتے ہیں کیونکہ اگر آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کو اتنی محبت دینی ہے تو اگلا سوال پوچھ لیتے ہیں۔ ویسے میرا تو خیال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس کو چھوڑ دیں اور اگلا سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں کوئی بات نہیں اور خیر ہے۔ اگر اب انہوں نے رولز نہیں بنائے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم انہیں بنا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر میں آپ کو یہ پڑھ کر سنا دوں جو روداد جج صاحب نے لکھی ہے تو آپ مجھے اجازت فرما دیں کیونکہ اس سے بڑی بہتری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، اسے پڑھنے کا فائدہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، پڑھنے سے اس ایوان کی، اس ہاؤس کی اور پورے پنجاب کی بڑی بہتری ہو جائے گی کیونکہ میں نے ضلع ساہیوال سے متعلق سوال نہیں کیا بلکہ یہ سوال پورے پنجاب سے متعلق ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کس میں لکھا ہوا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی میں لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، وہ تو انہوں نے سارا جواب پڑھ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ ابھی تو شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ پڑھ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چھ صفحات کا ہے۔

جناب سپیکر: چھ صفحات کا ہے تو پھر آپ نہ پڑھیں کیونکہ اس سے تو پھر ایک سوال پر ہی وقت پورا ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک صفحہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اتنا ہی ٹائم کم ہو جانا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ نمبر 3 پر توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں نمبر 3 ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! لیبر کورٹس بلکہ تمام کورٹس کے انحطاط کا سبب سٹاف کی غیر معیاری تقرریاں ہیں اور لیبر کورٹس کے سٹاف کی کمی بھی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہے یہاں تک کہ ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ اور ویب سائٹ آپریٹ کرنے کے لئے ڈیٹا انٹری آپریٹر اور کمپیوٹر آپریٹر وغیرہ کی بنیادی اسامیاں بھی نہ ہیں۔ مزید یہ کہ لیبر کورٹس بلکہ تمام سپیشل کورٹس کے سٹاف کو ڈسٹرکٹ جوڈیشری کے برابر تمام مراعات دی جا رہی ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی سروس سٹرکچر بنایا گیا ہے۔ صوبہ سندھ میں ڈسٹرکٹ جوڈیشری بشمول سپیشل کورٹس کے ملازمین کو معزز سندھ ہائی کورٹ کے برابر مراعات دی جا رہی ہیں مگر صوبہ پنجاب میں ان مسائل پر کبھی کسی نے نوٹس لیا ہے اور نہ ہی سٹاف کی کبھی کوئی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے سٹاف کی کارکردگی بھی متاثر کن نہ ہے۔

جناب سپیکر! نمبر 4 پر ہے کہ لیبر کورٹ غیر موزوں جگہ پر ہے جو ڈسٹرکٹ کورٹس۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کوئی چیز چھپائی نہیں ہے تو وہ اچھی بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! صرف ایک پیرا رہ گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر یہ خراب ہے تو یہ سارا کچھ آپ کے زمانے میں ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کریں "ہن زمانہ بُھل جایئے کیونکہ نواں زمانہ اے، نواں پاکستان اے تے ریاست مدینہ اے جیہدے وچ کھڑے آں۔" لیبر کورٹ غیر موزوں جگہ پر ہے جو ڈسٹرکٹ کورٹس سے بہت فاصلے پر ہے۔ لیبر کورٹ کا اپنا کوئی کمپلیکس اور نہ ہی جج لیبر کورٹ کو designated residence دی گئی جس کے لئے ارباب اختیار کو بارہا خطوط لکھے گئے ہیں مگر آج تک کسی نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہ کی ہے۔ زیر دستخطی نے بھی اس بارے میں بے شمار لیٹر لکھے مگر افسوس۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! دیکھیں، میری بات سنیں کہ ابھی آپ نے خود کہا تھا کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کہا تھا ناں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! "تسی تے کلے ای نئیں مان، تے جناب عنایت لک کھڑے ہو جان تے فیر تے ساڈی لئی ویسے ای۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس طرح کر لیتے ہیں کہ اس پر میں short کر لیتا ہوں۔ یہ بتایا جائے کہ صوبہ سندھ میں جو مراعات دی جاتی ہیں وہی مراعات صوبہ پنجاب میں کب تک لیبر کورٹس کے جج صاحبان کو دیں گے؟

جناب سپیکر: صوبہ سندھ کی مراعات سے متعلق انہیں کیا پتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ انہیں معزز ہائی کورٹ کے جج کے برابر سپیشل مراعات دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، چلیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے محکمہ کے سیکرٹری نہیں آئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود ہیں اور اگر مجھے اجازت دے دیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری کے قریب بیٹھ جاؤں۔ (قہقہہ)

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت
اپنی نشست چھوڑ کر وزیر قانون کی نشست کے پاس آ گئے)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! نہیں بلکہ وہ آپ کے پاس ہی آ رہے ہیں اور آپ ان کے ساتھ ہی رہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! مختصر بتا دیں کہ سندھ کے لیبر کورٹ کے جج کے برابر مراعات دی جائیں گی یا دی جا رہی ہیں اور اگر نہیں دی جا رہی ہیں تو کب تک دے دیں گے؟

(اس مرحلہ پر اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے تو معزز ممبران
حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم اس بارے میں اقدامات کر رہے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد یہ ساری مراعات ہم دے دیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! چِٹ لے لیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! بہت جلد یہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بہت جلد ہو جائے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! اب بس کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بس کریں ناں کیونکہ پہلے ہی تین ضمنی سوالات آپ نے پوچھ لئے ہیں اور آگے بھی آپ کا سوال آ رہا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 1456 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1522 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1575 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد میں چالو انڈسٹریز اور لیبر لاز پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

***1575: سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کون کون سی اور کتنی انڈسٹریز چل رہی ہیں؟

(ب) ان انڈسٹریز میں کتنی ایسی ہیں جو لیبر لاز پر عمل کر رہی ہیں اور کتنی عمل نہیں کر رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ انڈسٹریز کی تعداد 113 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں کی تعداد 430 ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ 64 انڈسٹریز لیبر قوانین پر عمل کر رہی ہیں جبکہ 49 انڈسٹریز کو لیبر قوانین کے نفاذ کے حوالے سے نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت رجسٹرڈ تمام صنعتی و تجارتی ادارے سوشل سکیورٹی قوانین پر عمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اس august House سے پنجاب ورکرز ویلفیئر ایکٹ 2019 پاس ہوا اور Companies Profit (Workers Participation) Act پاس ہوا تھا جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ five percent of the company's profit جو due share ہے وہ ورکرز میں distribute کیا جائے گا اور جو اس سے رقم بچے گی وہ ورکرز ویلفیئر فنڈ میں دی جائے گی تو اس حوالے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں پارلیمانی سیکرٹری سے کہ اس ورکرز ویلفیئر فنڈ کی آج as of now کیا پوزیشن ہے اور کیا یہ جو Law pass ہوا تھا وہ implementation میں آیا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو industries اس پر عمل نہیں کرتیں ان کے خلاف کارروائی بھی ہو رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو proper channelize کر لیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ کی as of now کیا پوزیشن ہے اور اس میں کتنی رقم ابھی Ministry کے پاس جمع ہو چکی ہے اور اسے استعمال کس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل لے کر پھر ہی بتا سکتا ہوں کیونکہ اس وقت میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر گیلری سے ایک چِٹ پارلیمانی سیکرٹری تک پہنچائی گئی)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ ریکارڈ آ گیا ہے۔ (قہقہے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ریکارڈ ایسے نہیں آتا۔ یہ ابھی working میں ہے اور ابھی اس کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے یا وقت دے دیں دوبارہ ہم تفصیل لے کر ایوان میں بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! ویسے یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ اس میں مشکل ہوتا ہے کہ وہ ایک ضلع یا ایک جگہ کا بتا دیں اس لئے آپ نیا سوال کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1597 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1714 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں لیبر انسپکٹرز کی تعداد اور لیبر ایکٹ
کی خلاف ورزی کے ذمہ داران کو سزا دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1714: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے لیبر انسپکٹرز، چائلڈ لیبر کی روک تھام کی نگرانی کے لئے تعینات ہیں؟

(ب) چائلڈ لیبر کے تحت سال 2018 کے دوران کتنے واقعات رجسٹرڈ ہوئے؟

(ج) چائلڈ لیبر ایکٹ کی خلاف ورزی کے ذمہ داران افراد اور ملازمین کو کیا کیا سزا ملی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کی نگرانی کے لئے 85 افسران کو بطور انسپکٹرز تعینات کیا ہے۔ چند سال قبل محکمہ لیبر کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نیا قانون برائے تدارک چائلڈ لیبر پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا جو کہ The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے نام سے موسوم ہے۔ قانون مذکورہ کے تحت پندرہ سال سے کم عمر کے تمام افراد چائلڈ یعنی بچے کی تعریف میں آتے ہیں اور ان سے کسی بھی نوعیت کا کام لینا یا ملازمت پر رکھنا قابل سزا جرم ہے۔ اس تناظر میں محکمہ لیبر کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹران اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ جات کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر چائلڈ لیبر کا کوئی بھی کیس منظر عام پر آئے تو آجر یا مالک کے خلاف فوری طور متعلقہ تھانہ میں رپورٹ درج کروا دی جاتی ہے اور ضروری قانونی کارروائی فی الفور عمل میں لائی جاتی ہے۔ ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قانون ہذا کے تحت محکمہ لیبر کے درج ذیل افسران کو انسپکٹر نوٹیفائی کیا گیا ہے جو کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں معائنہ جات کے ذمہ دار ہیں:

عہدہ انسپکٹر	:	تعداد
اسسٹنٹ ڈائریکٹر	:	54
ڈپٹی ڈائریکٹر	:	16
ڈائریکٹر لیبر	:	15
کُل تعداد	:	85

(ب) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ برائے سال 2018 درج ذیل ہے:

تعداد معائنہ جات:		15204
دوران معائنہ جات بچوں کی تعداد	:	331
تعداد ایف آئی آرز	:	296
تعداد گرفتار شدگان	:	167

(ج) سوال مذکورہ کا تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ لیبر کے ایسے ملازمین جن کے خلاف ڈیوٹی سے غفلت کی شکایات اور دستاویزی ثبوت موجود ہوں کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے لیکن سال 2018 کے دوران ایسی کوئی غفلت رپورٹ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے علاقے کی منڈی میں لاتعداد بچے کام کرتے ہیں تو میں اس حوالے سے کس طرح اور کہاں شکایت کر سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! چائلڈ لیبر کے حوالے سے کس طرح شکایت کر سکتی ہیں؟ یہی پوچھا ہے۔ ناں!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، کیونکہ بہت سے بچے اس منڈی میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کے علاقے میں اگر کسی نے رپورٹ کرنی ہو تو چائلڈ لیبر کے حوالے سے وہ کہاں رپورٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! وہاں پر ہمارے ڈائریکٹر لیبر تعینات ہیں اس کے علاوہ ہم ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی convey کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہاں پر انسپکٹر نہیں ہوتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! لیبر ڈائریکٹوریٹ اتھارٹی انسپکٹروں کو بھی بھیجتی ہے اور باقی عملہ بھی کارروائی کرتا ہے۔ ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ چائلڈ لیبر۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر گیلری سے ایک چِٹ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس بھجوائی گئی)

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں پھر کیا ہوا، کیا اس میں کوئی بُری بات ہے اگر کوئی چِٹ آگئی ہے؟ آپ اس سے نہ گھبرائیں کہ آپ کو ابھی انفارمیشن آئی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سوال کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ ہم ہاؤس کو زیادہ سے زیادہ چیزیں بتائیں تاکہ وہ معزز ممبران کے knowledge میں آجائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم نے labour portal بنا دیا ہوا ہے اس پر بھی شکایت درج کرائی جاسکتی ہے اس کے علاوہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا جتنا بھی عملہ ہے وہ سارا کام کرتا ہے اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ چھٹی والے دن اپنے بچوں کو ساتھ لے آتے ہیں اس کے لئے بھی ہم علیحدہ سے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ملتان روڈ پر جو فروٹ منڈی ہے وہاں پر کم از کم پچیس، تیس بچے چائلڈ لیبر کر رہے ہیں لہٰذا وہاں ایک وزٹ کروا دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ فرما رہی ہیں کہ جو فروٹ منڈی ہے وہاں چھوٹے چھوٹے بچے چائلڈ لیبر کے طور پر کام کر رہے ہیں آپ ان کے ساتھ اپنے سٹاف کا وزٹ کروا دیں۔ آپ کا ڈائریکٹر ہماری ایم پی اے جنہوں نے سوال کیا ہے ان سے رابطہ کرلے اور ان کے ساتھ وہاں جاکر وزٹ کر آئے۔ اگلا سوال نمبر 1774 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1850 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صنعتی کارکنان کو ناگہانی حادثہ کی صورت میں حاصل پیکج سے متعلقہ تفصیلات

***1850: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ کارکن کو حادثہ پیش آنے، اموات واقع ہو اور اپاہج ہونے پر محکمہ ایسے کارکنوں کے لئے کیا package دیتا ہے کیا ان کی فیملی کی کفالت کرتا ہے ان سہولیات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں مزید ایسے کارکن جن کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا خدمات فراہم کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ایسے کارکنوں کو مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) جی، ہاں! محکمہ سوشل سکیورٹی کی طرف سے تمام رجسٹرڈ مزدوروں، کارکنان اور اُن کے اہل خانہ کو حادثہ پیش آنے، اموات واقع ہونے اور اپاہج ہو جانے کی صورت میں تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ادارہ ہذا کی طرف سے متعلقہ کارکنان اور ان کی فیملی کو دی جانے والی سہولیات درج ذیل ہیں۔

- دوران کار کسی حادثہ میں زخمی ہونے کی صورت میں تحفظ یافتہ کارکنان کو 5 تا 20 فیصد معذوری کی شرح تک یکمشت گریجویٹی کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- 20 فیصد سے زائد معذوری ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

- معذوری کی شرح 66 فیصد سے زائد ہونے پر اُجرت کے سو فیصد مساوی پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- دوران کار کسی حادثہ میں زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اُجرت کے سو فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی کی جاتی ہے نیز بیوی بچوں کی عدم موجودگی کی صورت میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن، بھائیوں کو پسماندگان پنشن کی ادائیگی ماہانہ بنیاد پر کی جاتی ہے۔
- تحفظ یافتہ کارکنان کے انتقال کی صورت میں اُجرت، تنخواہ کے برابر اور لواحقین کے انتقال کی صورت میں تجہیز و تکفین کے لئے -/5000 روپے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں چار ماہ تک تنخواہ، اُجرت سو فیصد کی شرح سے ادائیگی کی جاتی ہے۔
- پنشن یافتہ کارکنان اور اُن کے زیر کفالت لواحقین اور مرحوم کارکنان کے پسماندگان کو بلا معاوضہ ساری زندگی مکمل طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران جن تحفظ یافتہ کارکنان کو کسی حادثہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ادارہ ہذا کے مروجہ قوانین کے مطابق متعلقہ تمام تحفظ یافتہ کارکنان اور اُن کے لواحقین کو تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کی گئی۔ ان تحفظ یافتہ کارکنان کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ان کارکنان کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سپرد ہیں۔ ورکرز اور ان کے بچوں کی مفت تعلیم کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول قائم کئے گئے ہیں جن میں مفت درسی کتابیں اور سٹیشنری کے علاوہ مفت یونیفارم اور ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ورکرز کی ہر بچی کی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپے میرج گرانٹ فراہم کی جاتی ہے اور ورکر کی وفات پر ان کے لواحقین کو مبلغ 5 لاکھ روپے ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے۔ ورکرز کی رہائش کے لئے لیبر کالونیاں بھی قائم کی گئی ہیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین اور بجٹ کے مطابق متعلقہ تحفظ یافتہ کارکنان کو بہترین طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے مزید برآں حقائق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان سہولیات میں وقتاً فوقتاً اضافہ کرتا رہتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک رپورٹ lay ہونی ہے اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہیں وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں

"The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019
(Bill No.40 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں، مزید ایسے کارکن جن کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ نے ان کے لئے کیا خدمات فراہم کی ہیں؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا جواب ہے اور انہوں نے کیا خدمات فراہم کی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے مگر آپ کو اس میں کیا اعتراض ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کا annexure ساتھ ہے اس کو پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: میں نے annexure کھولا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمیمہ (الف) میں انہوں نے اضلاع لکھے ہیں لیکن اس میں یہ واضح نہیں ہے کہ یہ کیس کیا ہے، کیا یہ فوت شدہ کا کیس ہے، اپاہج کا کیس ہے یا میرج گرانٹ کا کیس ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک ایک شخص کا بتانا تو مشکل ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے سوال پڑھا ہی اس لئے ہے اور اس دفعہ میں نے یہ نہیں کہا کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ اس سال17-2016اور سال18-2017میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو۔ ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں، مزید ایسے کارکن جن کے بچوں اور بچیوں کی شادی ہے اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا خدمات فراہم کرتا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا ہے اور اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے پاس ضمیمہ (الف) ہے اس میں سارے اضلاع کی تفصیل اور تعداد لکھی ہوئی ہے۔ راولپنڈی، اٹک، چکوال، ساہیوال، بہاولپور، فیصل آباد، چنیوٹ سب لکھے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کے پاس ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری سے جواب لے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے کیا کرنا ہے آپ کے پاس annexure موجود ہے اس میں سے دیکھ لیں۔ آپ نے ضلع وار تفصیل مانگی تھی اور اس میں ضلع وار تفصیل ہے۔ 17-2016 کے راولپنڈی میں 20 اور 18-2017 میں 9 ہے۔ اٹک کی تعداد 14 لکھی ہوئی ہے اور آگے 8 لکھی ہوئی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کون سے ضلع کی missing ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کوئی ضلع miss نہیں ہے انہوں نے پنجاب کے سارے اضلاع لکھ دیئے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو پوچھا تھا اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ 17-2016 اور 18-2017 میں کن کن اضلاع میں کون کون سے کیس ہیں؟ انہوں نے اضلاع لکھ دیئے لیکن ان میں کون کون سے کیس ہیں یہ نہیں لکھا۔ یہ کیا میرج گرانٹ ہے، حادثہ ہے، موت ہوئی ہے یا کوئی اپاہج ہوا ہے یہ کیا معاملہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ صرف حادثہ کی تفصیل ہے میرج گرانٹ کی تفصیل نہیں ہے۔ اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کون سا حادثہ ہوا ہے؟ یہ ہم بعد میں ایک ایک collect کر کے بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اتنا تو پتا نہیں چل سکتا اور 36 اضلاع کا وہ بتا بھی نہیں سکتے۔ آپ اپنا سوال پڑھیں اس میں آپ نے صرف حادثے کا پوچھا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس میں بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات کے بارے میں کوئی انفارمیشن ہے کہ تعلیمی معاملات اور شادیوں پر کتنا خرچ ہوا، کیا اس کا ٹوٹل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! اس کا ٹوٹل نہیں ہے اس میں صرف یہ لکھا ہے کہ ہر بچی کی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپے میرج گرانٹ فراہم کی جاتی ہے اور ورکر کی وفات پر ان کے لواحقین کو مبلغ 5 لاکھ روپے تک ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اب آپ کے ضلع کی طرف آتا ہوں اور میں آپ کے ضلع سے شروع کر لیتا ہوں۔ آپ کا ضلع اور سیالکوٹ ضلع انڈسٹریل زون ہے۔ آپ دیکھیں کہ گجرات میں زیرو ہے، نارووال زیرو ہے، سیالکوٹ زیرو ہے اور ساہیوال میں ایک ہے۔ یہ محکمہ نے جواب ہی غلط دیا ہے۔ جو میں نے پوچھا ہے محکمے نے اس کے مطابق جواب نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: قابل احترام محمد ارشد ملک! میری بات سنیں کہ کیا 17-2016 میں کوئی گجرات کو پوچھتا تھا اسے کوئی پیسے دیتے تھے؟ پھر وہاں زیرو ہی ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم نے اُس وقت پیسے لٹائے ہیں آپ 17-2016 کا ریکارڈ نکلوا لیں ہم نے کارکنوں کو بے پناہ پیسے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے گجرات کا تو صحیح پڑھ دیا ہے کہ وہاں زیرو ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال میں ایک ہے، پاکپتن زیرو ہے۔

جناب سپیکر: جی، تو زیرو ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کوئی جواب کے لئے نہیں کیا، یہ آپ کی وجہ سے نہیں ہوا۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں غلط deliberate کیا ہے اس میں سوال کا جواب غلط دیا۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ میں وہاں پر ریکارڈ دیتا ہوں، اصل میں ہوتا یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ نے ایک سوال میں اتنی زیادہ چیزیں پوچھی ہیں کہ اس میں کئی چیزوں کا واقعی فوری جواب ہو بھی نہیں سکتا۔ اگر آپ specific رہے ہیں تو اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں حکم مانتا ہوں، میرے سوال کی یہاں اسمبلی آفس میں تاریخ وصولی 6۔مارچ 2019 کو ہوئی، اس کی ترسیل 3۔جون 2019 کو ہوئی اور ڈیپارٹمنٹ نے یکم جولائی 2019 کو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر!میرا اس میں کیا ہے،میں نے تو اس میں کوئی جلدی نہیں کی۔ آج 24۔دسمبر ہے یہ محکمے نے بالکل غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ سے ادب سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں جس چیز کا جواب نہیں آیا آپ وہ مختصر بتادیں وہ آپ کو بعد میں جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے سوال۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!وہ جواب تو ہے ہی ہے۔میری آپ سےhumble submission ہے۔آج آپ اچھے موڈ میں بیٹھے ہیں یہ صوبہ پنجاب کے ورکر کا معاملہ ہے اس میں گجرات اور ساہیوال بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں میں آپ کو سارا proof دوں گا کہ وہ ورکر جن کی درخواستیں entertain ہی نہیں ہوئیں۔بے چارے کی موت واقع ہوئی اور حادثات ہوئے تو کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ پورے سال میں ایک واقعہ ہوا؟

جناب سپیکر: جی،انہوں نے پیسے دیئے ہیں۔اگر آپ ٹوٹل کا پوچھیں گے تو وہ ٹوٹل کا بتادیں گے لیکن ابھی ان کے پاس detail نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!انہوں نے میرے مطابق detail نہیں دی جو میں نے سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں!وہ ٹھیک ہے۔ آپ سوال دے دیں وہ detail دے دیں گے کیونکہ سوال صرف ایک حادثے کا تھا۔اس حوالے سے انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!نہیں،میں نے آگے شادی گرانٹ کا بھی پوچھا ہے۔ آپ مہربانی کریں یہ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: نہیں،یہ سوال کمیٹی کے سپرد کرنے والا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں گجرات بھی ہے، ساہیوال بھی ہے اور پاکپتن بھی ہے---

جناب سپیکر: یہ سوال کمیٹی کے سپرد کرنے والا نہیں ہے۔ اگر کمیٹی کے سپرد کرنے والا سوال ہو گا تو ہو جائے گا لیکن یہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ غلط کہہ رہے ہیں جتنے بھی جوابات ہیں ہم نے ان کو update کر کے دیئے ہیں۔ اگر انہوں نے شور مچانا ہے تو ہم ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے یہ ہمارے بھائی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر سوال کمیٹی کے سپرد نہیں کرنا تو پھر نیب کے سپرد ہی کر دیں کیونکہ ہم پہلے ہی نیب کے سپرد ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس میں دو تین چیزیں پوچھ لیں وہ میں ان سے جواب لے لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی فرمائیں۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں یہ بھی آپ کی میرے لئے مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: لیکن آپ پھر specific بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بالکل دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ابھی بتا دیں۔ آپ specific ایک دو چیزیں بتا دیں اور میں اس سوال کا صرف اتنا حصہ pending کر لوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ صرف اتنا حصہ pending کر دیں۔ آپ سوال کا صرف جز (ب) pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے اس میں کیا پوچھنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں دوبارہ سوال کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے جز (ب) میں اور کیا چیز پوچھنی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے جز(ب) پوچھا ہے کہ سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو، ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ جو کہہ رہے ہیں انہوں نے سارا کچھ لکھ لیا ہے اور وہ ریکارڈ بھی ہو رہا ہے تو آپ کو اس کا جواب آجائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کفالت کا تو بتایا نہیں ہے کہ انہوں نے کتنے پیسے دیئے ہیں انہوں نے صرف تعداد بتائی ہے۔ یہ ایک ہے "zero" یہ ہے یا نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے کفالت کا تو بتایا نہیں کہ کون سا حادثہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ amount کا پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ پوری detail بتا دیں گے کہ کیا کیا کفالت کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے پاس amount کی detail ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم نے 17-2016 میں ایک کروڑ 73 لاکھ 70 ہزار روپے اور 18-2017 میں 55 کروڑ 68 لاکھ 70 ہزار روپے ادا کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ پیسے نہیں دیئے۔ ہم نے تو کروڑوں روپے بانٹے ہیں ہم نے 18-2017 میں 55 کروڑ روپے دیئے ہیں لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ پیسے نہیں دیئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ گجرات کو نہیں دیئے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ لیبر کے ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1868: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان میں موجود ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(د) مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے تھے اور مذکورہ مالی سال میں اب تک کتنے مریض ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے مستفید ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام چار ہسپتال اور 25 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) ہسپتالوں کے نام اور ایڈریس درجِ ذیل ہیں:

1) سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور

2) رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور

3) میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت فیروز پور روڈ، لاہور

4) سوشل سکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ

ڈسپنسریوں کے نام اور ایڈریس درجِ ذیل ہیں:

نام ڈسپنسری	پتا
1۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری گلبرگ	212-A-II گلبرگ 03 گرومانگٹ روڈ لاہور
2۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کرمانوالہ	مین پیکو روڈ لاہور
3۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری پیکجز	والٹن روڈ پیکجز فیکٹری لاہور
4۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری نشتر کالونی	فیروز پور روڈ نزدیک پولیس سٹیشن مین بازار نشتر کالونی لاہور
5۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مصطفیٰ آباد	محلہ چوہدریاں فیروز پور روڈ مصطفیٰ آباد قصور
6۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ویریولائین	03 کلومیٹر کاناکاچھا روڈ نزدیک ویریولائین فیکٹری لاہور
7۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری نشاط ملز	نزدیک نشاط ملز 17 کلومیٹر فیروز پور روڈ روہی نالہ
8۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری داروغہ والہ	طفیل سٹریٹ کالج سٹاپ نزدیک سی این جی سٹیشن لاہور

9- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری حبیب اللہ روڈ	72علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
10- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لوئر مال	25-C لوئر مال لاہور
11- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری خیبر بلاک	فلیٹ A/136 ویلفیئر بورڈ کالونی خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
12- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیرک	B/H-2 گلی نمبر 45 شریف پارک ملتان روڈ لاہور
13- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہنجروال	A/H-223 اسلام پارک اعظم گارڈن ملتان روڈ لاہور
14- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مسلم ٹاؤن	ان سائیڈ پنجاب کالج مسلم ٹاؤن لاہور
15- سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر ٹاؤن شپ	S-111 نزدیک الفتح چوک کوٹ لکھپت لاہور
16- سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر باٹا پور	گیٹ نمبر 3- باٹا فیکٹری پاکستان
17- سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر بادامی باغ	H-13 گلی نمبر 1 حبیب گنج بادامی باغ لاہور
18- سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر پیل	R بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
19- سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر قصور	کیپٹن نسیم حیات روڈ نزد کنکورڈیا کالج قصور
20- سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر بلھے شاہ پیپر مل	بلھے شاہ پیپر مل کوٹ رادھا کشن روڈ قصور
21- سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر DPS	DPS سکول H بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
22- سوشل سکیورٹی منی ہسپتال، ڈیفنس روڈ	1- کلومیٹر بھوبتیاں چوک، لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور
23- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، کاہنہ	17- کلومیٹر ملتان روڈ' لاہور
24- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، مراکہ	26- کلومیٹر ملتان روڈ' لاہور
25- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، شاہدرہ	65- جی ٹی روڈ' شاہدرہ

(ج) ہسپتالوں میں موجود ڈاکٹروں کی تعداد 321 اور دیگر سٹاف کی تعداد 1302 ہے۔
ڈسپنسریوں میں موجود ڈاکٹروں کی تعداد 64 اور دیگر سٹاف کی تعداد 178 ہے۔

(د) مالی سال 19-2018 میں ہسپتالوں کے لئے -/1,00,28,25,500 روپے اور مذکورہ مالی سال میں اب تک ان ہسپتالوں سے 11,22,177 مریض مستفید ہوئے ہیں۔ مالی سال 19-2018 میں ڈسپنسریوں کے لئے -/27,48,41,394 روپے اور مذکورہ مالی سال میں اب تک ان ڈسپنسریوں سے 9,80,676 مریض مستفید ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے جواب سے متعلقہ ہے۔ محکمہ نے تحریر کیا ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام چار ہسپتال اور 25 ڈسپنسریاں ہیں اور ان کے ایڈریس بھی دیئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ان 25 ڈسپنسریوں میں کتنی ڈسپنسریاں functional ہیں اور یہ کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے اس سوال کا جواب آ گیا ہے۔ اس میں ڈسپنسریوں کے نام اور ایڈریس لکھے ہوئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے پوچھنا ہے کہ functional کتنی ہیں اور کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ ساری ڈسپنسریاں functional ہیں جو گورنمنٹ کی timing کے مطابق کھلی رہتی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! وہ میرے علم نہیں ہے وہ timing بھی ذرا بتا دیں کہ کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں یہ تو ان کو پتا ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں timing کا پوچھ رہی ہوں کہ ڈسپنسریاں کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ صبح 8:00 بجے سے دوپہر 2:00 بجے تک کھلی رہتی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر 2:00 بجے کے بعد کوئی مریض کو ایمرجنسی ہو جائے تو وہ کیا کرے گا؟

جناب سپیکر: وہ پھر 1122 کی امداد لے گا۔ (قہقہے)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ محکمے کا جواب بالکل satisfactory نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ یہ ساری چیزیں صرف پیپر زمیں ہیں۔ بالکل یہ functional نہیں ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور visit کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سارے کمیٹیاں بنالو۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو سچی بات بتا رہے ہیں کہ 2:00 بجے ڈسپنسریاں بند ہو جاتی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر 2:00 بجے کے بعد پھر کوئی ایمرجنسی patient آجائے تو پھر کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہمارے سوشل سکیورٹی کے ہسپتال ہیں اور جو لیبر ہے اس کو پتا ہے جس کا کارڈ بنا ہے وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب بیماری آتی ہے یہ تو نہیں پوچھ کر آتی۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا میری بات سنو! ٹھہر جاؤ، ہسپتال آ گئے ہیں وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ بالکل سچ پر مبنی نہیں ہے۔ آپ اس کا visit کرلیں۔ آپ انہی کے لوگوں سے visit کرالیں۔ آپ ہمیں ناں بیچ میں ڈالیں انہی کے لوگوں سے visit کرالیں۔ بالکل یہ functional کی غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات سنیں۔ آپ اس طرح کریں آپ اس میں سے کوئی دو تین بتا دیں تو یہ visit کرلیں گے۔ اب سارے تو visit نہیں ہو سکتے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے visit کرنا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ایک بات ختم ہو جائے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں متعلقہ بات کرنے لگا ہوں ذرا آپ کو بات کرنے میں آسانی رہے گی جو محترمہ رابعہ نسیم فاروقی بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: پھر یہ تو بات ختم ہو گئی۔ پھر ان کا سوال ختم ہو گیا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں، یہی بات ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری کو جو پرچی آئی ہے وہ ٹھیک نہیں آئی۔ اس میں دو کے قریب ڈسپنسریاں میرے حلقے کے اندر ہیں جن کا ٹائم 2:00 بجے کا نہیں ہے کیونکہ اوور ٹائم بھی کرتے ہیں تو وہاں پر 6:00 سے 7:00 بجے تک ان کی ڈسپنسریاں کھلی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب اگلی بات یہ ہے کہ یہ جتنی تعداد دی گئی ہے ہم نے پہلے بھی request کی تھی کہ جن فیکٹریوں کے اندر یہ ڈسپنسریاں ہیں وہاں پر لیبر اوور ٹائم لگاتی ہے رات 12:00 بجے تک کام کرتے ہیں تو جن جگہوں پر انہوں نے ہماری گزارش کے بعد کوئی 8 سے 9 مہینے پہلے یہ بات ہوئی تھی صرف packages کے اندر ٹائم بڑھایا گیا ہے باقی جتنی ہیں جن میں والٹن والی فیکٹری ہے فیروز پور روڈ ہے کاہنہ اور نشتر ہے یہ 2:00 بجے تک اس لئے کھلی رہتی ہیں کیونکہ لیبر کا ٹائم 2:00 سے 4:00 بجے تک ہوتا ہے اور وہ ختم ہو جاتا ہے لیکن وہ لیبر جو اوور ٹائم کرتی ہے یہ اس کے لئے کھلی نہیں رہتی۔

جناب سپیکر! اس سوال کا مقصد بھی یہی ہے اور آپ سے گزارش بھی یہی ہے کہ آپ اپنے سٹاف کو کہیں کہ وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لیبر کام کرتی ہے ان ڈسپنسریوں کا ٹائم بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ valid ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ میری بات سن لیں۔ سیکرٹری صاحبہ بھی یہاں موجود ہیں بات بڑی genuine ہے۔ اکثر فیکٹریوں میں اوور ٹائم لگتا ہے تو اگر آپ ان کا بھی ساتھ time extend کر دیں جہاں اور جس جس جگہ پر اوور ٹائم لگتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت(جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! جب تک فیکٹریاں کھلی رہیں گی تب تک ہماری ڈسپنسریاں کام کریں گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو ہمارے میڈیکل سنٹرز ہیں وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں جہاں ڈسپنسریاں ہیں وہ working hour کے مطابق کھلی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جن فیکٹریوں کے مزدور اوور ٹائم میں کام کرتے ہیں تو وہاں ڈسپنسریاں بند نہ کی جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جتنی بھی لیبر ہے جن کے کارڈ بنے ہوئے ہیں باقاعدہ انہیں پتا ہے کہ اس ٹائم پر ان کو کہاں سے میڈیکل ایڈ ملنی ہے اور وہاں پر ہمارے ادارے موجود ہیں وہ ان کو میڈیکل treatment دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک ہے لیکن پھر بھی دیکھ لیں ایک review ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! سوشل سکیورٹی کے جتنے بھی ہسپتال ہیں سیکرٹری صاحبہ بھی یہاں موجود ہیں سوشل سکیورٹی کے کمشنر ابھی نئے آئے ہیں۔ Unfortunately جو ہمارے سوشل سکیورٹی کے ہسپتال ہیں وہاں بہت زیادہ کمی ہے چونکہ یہ گورنمنٹ نئی آئی ہے تو وہ کمی کس شکل میں ہے وینٹی لیٹرز نہیں ہیں، جو monitor ہونے چاہئیں وہ نہیں ہیں۔ بے شمار چیزیں اُن ہسپتالوں میں نہیں ہیں جو کہ ہمارے دور میں ہم نے نئے شروع کئے تھے ہم نے وہاں تمام چیزیں دی تھیں وہ اب نہیں ہیں اور پھر خاص طور پر جو cardiac unit صرف ایک جگہ لاہور میں ہی ہے۔

اگر فوری کسی کو مسئلہ ہو جائے تو وہاں کوئی facility نہیں ہے اور سپیشلسٹ بھی نہیں ہے بلکہ urologist بھی نہیں ہے اس حوالے سے بھی کوئی arrangement نہیں ہے۔اسی طرح جو کارڈیالوجی ہے وہاں چیزوں کا shortfall ہے۔سوالات اور جوابات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس میں آپ کو کوئی فکر مندی یا انعام والی بات نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ جو چیزیں یہاں اُجاگر ہوتی ہیں حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ maximum کوشش کرے کہ اُن چیزوں کو مکمل کرے تاکہ جو صحیح spirt ہے، جو لیبر کو صحیح فائدہ ہونا ہے سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں کا کیونکہ یہ جو فیکٹریز سے collection ہوتی ہے یہ سوشل سکیورٹی کے نام پر بہت زیادہ پیسے لیتے ہیں۔

اس نظام کو بھی revisit کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے اپنے دور میں یہ کیا تھا کہ انسپکٹرز کا نظام ختم کر دیا تھا اُس سے سوشل سکیورٹی کے ریونیو میں بہت زیادہ اضافہ ہوا تھا۔پھر جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت آئی انہوں نے دوبارہ وہ انسپکٹرز لگا دیئے تو اُس سے ریونیو میں کمی آئی اور ان چیزوں کا جہاں سے لیبر کو اصل فائدہ ہونا تھا نہیں ہوا۔ان کے ہسپتالوں کو ہمیں زیادہ strengthen کرنے کی ضرورت ہے وہ نہیں ہوئے اور یہ سارے shortfall ہیں جو ان ہسپتالوں میں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر !انشاءاللہ آپ کے جو احکامات ہیں اُس کے مطابق ہم اس کو continue کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو دیکھیں نیک نامی تو تب ہی ہوتی ہے کہ جو پچھلی حکومت میں نہیں ہو سکا اگر آپ کریں گے تو اس کا فائدہ لیبر کو بھی ہو گا اور پورے پنجاب میں سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں صرف ایک سی ٹی سکین کی مشین ہے۔یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔اس کو دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر !اس کو انشاء اللہ ہم بڑھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو اس لئے نوٹ کرنے کی ضرورت ہے کہ اس میں ہمیں فنڈز دینے چاہئے اور ان کو ٹھیک کرنا چاہئے اور کئی جگہوں پر ڈاکٹروں کی کمی ہے وہ بھی ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ بہر حال ہے۔

اب اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ لیبر

کے ہسپتال اور ان میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***1870: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لیبر کے زیر انتظام ہسپتال جو لاہور میں واقع ہیں ان میں کون کون سی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں کارڈیک کے مریضوں کے لئے علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کتنے کارڈیک سرجن اور فزیشن موجود ہیں؟

(د) کیا ان ہسپتالوں میں ڈائیلسز کی سہولت بھی ہے اگر ہاں تو روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو سہولت مہیا کی جاتی ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کتنے یورالوجسٹ اور نفرالوجسٹ کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام سوشل سیکورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور میں جنرل میڈیسن، جنرل سرجری، یورالوجی، آئی، ای این ٹی، آرتھوپیڈک، انکالوجی، ڈینٹل سرجری، ریڈیالوجی، پیتھالوجی، ہسٹوپیتھالوجی، پیڈز، ویکسینیشن، گیما کیمرہ، ڈائیلسز اور گائنی کے مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کا علاج بشمول انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، پیس میکر امپلانٹیشن، پی ٹی ایم سی، دل کا بائی پاس آپریشن، دل کے والوز کے آپریشن، چیسٹ سرجری اور پیریفرل واسکولر سرجری کی سہولیات میسر ہے۔لاہور میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سیکورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ، لاہور میں چوبیس گھنٹے ایمرجنسی، گائنی و لیبر روم چوبیس گھنٹے، میڈیکل، سرجیکل، چائلڈ، ڈینٹل، ہیپاٹائٹس، فزیوتھراپی، سائیکالوجی، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی جی، لیب ٹیسٹ کی سہولیات موجود ہیں۔لاہور میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام سوشل سیکورٹی ہسپتال، شاہدرہ میں میڈیکل، سرجری، سکین، ڈینٹل، آئی، ذہنی امراض، آرتھوپیڈک، تپ دق، آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، ایکسرے / الٹراساؤنڈ، شعبہ ایمرجنسی چوبیس گھنٹے، ای این ٹی، پیڈز اور نرسری، فزیوتھراپی، زچہ بچہ (گائنی)، آئی سی یو، چوبیس گھنٹے ایمبولینس کی سہولت کے شعبہ جات کے متعلق مشینری اور آلات اپنی استعداد کار کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی، ہاں! رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کا علاج بشمول انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، پیس میکر امپلانٹیشن، پی ٹی ایم سی، دل کا بائی پاس آپریشن، دل کے والوز کے آپریشن، چیسٹ سرجری اور پیریفرل واسکولر سرجری کی سہولت میسر ہے۔

(ج) رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں ایک کارڈیک سرجن اور دو کارڈیالوجسٹ / فزیشن موجود ہیں۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے اور روزانہ تقریباً 30 مریضوں کو ڈائیلسز کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ایک یورالوجسٹ اور ایک نفرالوجسٹ کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے جواب کے متعلق ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کے علاج کی سہولیات میسر ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یکم جنوری 2019 سے یکم دسمبر 2019 تک کتنے دل کے مریضوں کے بائی پاس کئے گئے اور کتنے مریضوں کو سٹنٹ ڈالے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے، محترمہ! نیا سوال کریں اس کا جواب دیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ fresh question بالکل نہیں بنتا پارلیمانی سیکرٹری کو چاہئے تھا کہ جب اس کے متعلقہ سوال کیا گیا ہے تو ساتھ یہ بھی تیاری کر کے آتے کہ کتنے بائی پاس کئے گئے اور کتنے مریضوں کو سٹنٹ ڈالے گئے۔ ہر دفعہ جب سوالات کئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ایسے نہیں ہے منسٹر صاحب نے تیاری کی ہوئی تھی لیکن اُن کو جانا پڑ گیا وہ سارا بوجھ پارلیمانی سیکرٹری کے اوپر آ گیا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! ہر سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری یہ کہتے ہیں کہ یہ fresh question ہے تو پھر سوال آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سوال کے جز(ج) کا ذکر کر رہی ہیں؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں جز(ب) کے جواب کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ اس سوال کو مختصر repeat کر دیں اس کا جواب آجائے گا۔ اس کو نوٹ کر لیا جائے بعد میں جواب آجائے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال جز (ج) سے ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ ایک کارڈیک سرجن اور دو کارڈیالوجسٹ موجود ہیں میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ 24 گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں جز (ب) کے جواب میں تحریر ہے کہ تمام سہولیات موجود ہیں اور جز (ج) میں بتایا جارہا ہے ایک سرجن اور دو فزیشن ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! جب بھی ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی کارڈیک سرجن ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتا ہے تو اُس کو فوری طور پر بلایا جاتا ہے اور جو بھی مریض آئے اُس کو فوری طور پر وہاں چیک کیا جاتا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تو آپ پنجاب کی عوام کے ساتھ، مزدوروں کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں اگر ایمرجنسی میں ضرورت پڑ جاتی ہے اور کسی کو کوئی دل کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے تو کیا کیا جائے گا اُس وقت کیسے فوری طور پر بلایا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ڈاکٹر ہر وقت موجود رہتے ہیں اور ۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے ہسپتال/ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

***1182: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے تحت ہسپتال، ڈسپنسریاں اور طبی مراکز کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی تعداد(strength) کے مطابق ہے؟

(ج) ان میں صنعتی مزدوروں اور ان کے لواحقین کو کون سی طبی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کے سال2017-18اور سال2018-19کے سالانہ اخراجات مدوار بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے اگر درست ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ کے صنعتی مزدوروں کے وسیع تر مفاد میں مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام اِدارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ میں کام کررہا ہے۔ یہ ہسپتال 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ii) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے زیرِ انتظام اِدارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت کل 16 ڈسپنسریاں کام کررہی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے سوشل سکیورٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی تعداد درجِ ذیل ہے:

	ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
ڈاکٹرز	45	15	60
دیگر سٹاف	206	34	240
ٹوٹل	251	49	300

اِس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تعداد اور تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کی 16 ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی تعداد درجِ ذیل ہے:

	ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
ڈاکٹرز	20	08	28
دیگر سٹاف	78	22	100
ٹوٹل	98	30	128

اِن ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تعداد اور تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ میں مزدوروں اور اُن کے لواحقین کے لئے فراہم کردہ طبی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کی ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کارکنان اور اُن کے لواحقین کو ہمہ وقت طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے صبح 8:00 بجے سے شام 3:00 بجے تک دستیاب رہتے ہیں۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مریضوں کی آمدورفت کے لئے دور دراز ڈسپنسریوں میں ایمبولینس کی سہولت بھی موجود ہے جو مریض کو بغیر وقت ضائع کئے سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں پہنچانے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سال 18-2017	سال 19-2018
سوشل سکیورٹی ہسپتال، گوجرانوالہ کے اخراجات کی تفصیل	29,08,77,067 روپے	31,75,53,783 روپے
گوجرانوالہ کی ڈسپنسریوں کے اخراجات کی تفصیل	9,62,32,322 روپے	9,43,84,315 روپے
کل بجٹ	38,71,09,389 روپے	41,19,38,09 روپے

اِن ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے سالانہ اخراجات مدوار ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے۔ اِس وقت ضلع گوجرانوالہ بشمول حافظ آباد میں رجسٹرڈ صنعتی اداروں کی تعداد 8987 جن میں کام کرنے والے 58,858 کارکنان اور اُن کے 353,148 لواحقین اِدارہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹرڈ ہیں۔ اِن کے لئے 100 بیڈز کا ایک ہسپتال اور 16 ڈسپنسریاں طبی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ فی الوقت ضلع گوجرانوالہ میں قائم صنعتی اداروں کے کارکنان کی تعداد کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نیا ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم موجودہ ہسپتال میں ضرورت کے پیشِ نظر توسیع ممکن ہے۔

لاہور: یکم جنوری 2018 سے تاحال لاہور میں فیکٹری ملازمین کے انتقال کی صورت میں لواحقین کو دی گئی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*1456: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع لاہور میں یکم جنوری 2018 سے آج تک کتنے مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی، ہاں! محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ذیلی ادارے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ اور پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کارخانہ یا فیکٹری کے رجسٹرڈ کارکنان کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں پسماندگان کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2018 سے لے کر آج تک پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ اور پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے تحت کارخانہ یا فیکٹری کے رجسٹرڈ کارکنان کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں پسماندگان کو فراہم کی گئی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	فوت شُدہ کارکنان کی تعداد	کل رقم برائے مالی امداد
1-	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ	540	26,38,00,000/- روپے
2-	پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن	590	37,20,987/- روپے

قصور میں محکمہ محنت وانسانی وسائل

کے دفاتر، سکول اور ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*1552: **ملک محمد احمد خان**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول، ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹرڈ کارکن کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع قصور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کا ایک دفتر ہے جو کہ رائیونڈ روڈ کھارا چونگی قصور پر واقع ہے۔

(ii) مذکورہ ضلع میں ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے دو ہائی سکولز(بوائز اور گرلز) بمقام بستی بارات شاہ میں واقع ہیں۔

(iii) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام دو دفاتر اور دس طبی مراکز کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ پنجاب سوشل سکیورٹی ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی کا دو سو بستروں پر مشتمل ہسپتال بھی کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 19-2018 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	فراہم کی گئی رقم
1۔	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	31,98,098/- روپے
2۔	ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی	4,43,03,963/- روپے
3۔	پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولز(بوائز اینڈ گرلز)	8,51,32,000/- روپے

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے دائرہ کار میں آنے والے تمام کارخانوں، فیکٹریوں اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے سوشل سکیورٹی کے قوانین کے مطابق کنٹری بیوشن موصول کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی کل تعداد 101911 ہے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت اور اس کی ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	ملازمین کی تعداد	خالی اسامیاں
1۔	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	12	06
2۔	ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی	20	08
3۔	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ	71	56

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت ورکرز ویلفیئر کمپلیکس ، متصل سندر انڈسٹریل اسٹیٹ (فیز۔1)ضلع قصور کے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔اس کے علاوہ دو لیبر کالونیاں منظور شُدہ ہیں۔ایک لیبر کالونی مانگا رائیونڈ روڈ روسہ تھیل پر زیر تعمیر ہے جبکہ دوسری کالونی رائیونڈ روڈ موضع قصور بیرون کے لئے زمین حاصل کی جارہی ہے۔

لاہور: سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1597: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر جاری ہے؟

(ب) سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی سبزی و فروٹ منڈیوں میں پندرہ سال سے کم عمر بچوں سے جو لیبر لی جارہی ہیں ان بچوں کا کوئی ریکارڈ محکمہ کے پاس ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے چائلڈ لیبر کے تحت کبھی کوئی کارروائی کی ہے یا مستقبل میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے، تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) چند سال قبل محکمہ لیبر کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نیا قانون برائے تدارک چائلڈ لیبر پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا جو کہ The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے نام سے موسوم ہے۔ قانون مذکورہ کے تحت پندرہ سال سے کم عمر کے تمام افراد چائلڈ یعنی بچے کی تعریف میں آتے ہیں اور ان سے کسی بھی نوعیت کا کام لینا یا ملازمت پر رکھنا قابل سزا جرم ہے۔اس تناظر میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ محکمہ لیبر چائلڈ لیبر کے انسداد اور بیخ کنی کا نہ صرف عزم مصمم رکھتا ہے بلکہ مستقبل کی ایک جامع حکمت عملی کو بذریعہ پنجاب لیبر پالیسی 2018 فروغ بھی دے چُکا ہے۔

اندریں حالات یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں کہ سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر جاری ہے چونکہ محکمہ لیبر کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹرز، ان لاہور شہر کی جملہ سبزی و فروٹ منڈیوں کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر چائلڈ لیبر کا کوئی کیس منظر عام پر آجائے تو آجر یا مالک کے خلاف فوری طور پر متعلقہ تھانہ میں رپورٹ درج کروادی جاتی ہے اس ضمن میں حال ہی میں خصوصی معائنہ جات کئے گئے اور دس دکان مالکان کے خلاف قانون ہٰذا کے تحت FIRs درج کروادی گئی ہیں۔

(ب) جیسا کہ مذکورہ سوال کے جواب میں بیان کیا گیا، سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی سبزی و فروٹ منڈیوں میں پندرہ سال سے کم عمر بچوں سے لیبر لینے کی کسی باقاعدہ روایت کا تاثر درست نہیں تاہم چند کیس رپورٹ ہوئے ہیں جن کا ریکارڈ محکمہ کے پاس موجود ہے۔

(ج) اس سوال کے حوالے سے تفصیلی وضاحت جز (الف) میں دی جاچکی ہے تاہم محکمہ نے پنجاب کے تمام شہروں میں خصوصی مہم برائے انسداد چائلڈ لیبر شروع کی ہے جس کی تفصیل ماہ جنوری تا اپریل 2019 درج ذیل ہے:

کُل معائنہ جات	:	29257
تعداد چائلڈ لیبر	:	823
تعداد دائر کردہ چالان و ایف آئی آرز	:	660
تعداد گرفتار شدگان	:	84

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ محنت
کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1774: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریاں موجود ہیں اگر ہاں تو کہاں کہاں پر واقع ہیں وہاں پر مزدور طبقہ کو کیا کیا سہولیات دی جارہی ہیں؟

(ب) کیا حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈسپنسریاں موجود ہیں اگر نہیں تو کیا محکمہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام کوئی ہسپتال نہ ہے البتہ رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد کے پیش نظر ادارہ ہذا کے زیر انتظام ایک میڈیکل سنٹر دو ڈسپنسریاں اور چار ایمرجنسی سنٹر کام کر رہے ہیں متعلقہ سنٹروں پر رجسٹرڈ ورکرز کے علاج معالجہ کے لئے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور تمام ضروری ادویات کی سہولت میسر ہے مزید برآں ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینس کی سہولت بھی موجود ہے۔ان سنٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر:

1۔ سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر چناب فائبرز ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

سوشل سکیورٹی ڈسپنسریز:

1۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کمالیہ شوگر ملز کمالیہ

2۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری گوجرہ سٹی

سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹرز:

1۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ

2۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر سٹی کمالیہ

3۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر نیا لاہور

4۔ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر پیر محل

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی نے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد کے مطابق ضلع ہذا میں سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں اور ایمرجنسی سنٹرز قائم کر رکھے ہیں البتہ رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر مزید پیشرفت کی جا سکتی ہے۔

فیصل آباد میٹرنل نیوبورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر پیپلز کالونی سے متعلقہ تفصیلات

*1897: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر پیپلز کالونی فیصل آباد کب تعمیر ہوا۔ اس میں کتنے وارڈ اور بیڈز ہیں؟

(ب) اس کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس میں کتنے ڈاکٹرز کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت بتائیں۔ کتنی اسامیاں ڈاکٹرز کی خالی ہیں؟

(د) اس میں کتنے پیرامیڈیکل سٹاف اور نرسز تعینات ہیں۔ کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ہ) اس میں آپریشن تھیٹرز اور لیبر روم کتنے ہیں ان میں کون کون سا جدید سامان موجود ہے؟

(و) کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری دستیاب ہے؟

(ز) کیا اس میں تمام ضروری اور جدید تقاضوں کے مطابق سہولیات اور مشینری موجود ہے؟

(ح) اس میں داخل مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان سے کتنی فیس روزانہ وصول کی جاتی ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر ہسپتال فیصل آباد مئی 2017 میں تعمیر ہوا، مذکورہ ہسپتال 9 وارڈز اور 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کے قیام کا مقصد ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی سے رجسٹرڈ کارکنان کی خواتین کو زچہ وبچہ سے متعلقہ بہترین، جدید اور محفوظ سہولیات فراہم کرنا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں 34 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں (عہدہ گریڈ وار اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال ہذا میں 46 پیرا میڈیکل سٹاف اور 23 سٹاف نرسز تعینات ہیں نیز 31 اسامیاں خالی ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں ایک آپریشن تھیٹر کمپلیکس اور ایک لیبر روم کمپلیکس موجود ہے جو کہ درج ذیل جدید ترین سامان پر مشتمل ہے۔

(1)	اینستھزیا مشین	(2)	جدید او ٹی ٹیبل
(3)	ہائی پریشر سکر	(4)	بلڈ وارمر
(5)	ڈفیبلیٹر	(6)	کارٹری
(7)	سیلنگ لائٹ	(8)	لیپرو سکوپ
(9)	کارڈیک مونیٹر	(10)	سونک ایڈ
(11)	الٹرا ساؤنڈ مشین	(12)	سی ٹی جی مشین
(13)	ڈلیوری ٹیبل۔		

(و) ہسپتال ہذا کی لیب میں تمام تر بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے جو کہ درج ذیل مشینری پر مشتمل ہے۔

(1)	الیزا مشین	(2)	آٹو کیمسٹری اینالائزر
(3)	الیکٹرانک اینالائزر	(4)	مائیکروسکوپ۔

(ز) جی ہاں، ہسپتال ہذا میں زچہ وبچہ سے متعلقہ تمام تر ضروری سہولیات جدید تقاضوں کے مطابق موجود ہیں اور متعلقہ مشینری بھی موجود ہے۔

(ح) ہسپتال ہذا میں داخل مریضوں کو مفت آپریشن علاج معالجہ اور دواؤں کی فراہمی کی سہولت موجود ہے۔

مزید برآں داخل مریضوں کو روزانہ کی بنیاد پر -/150 روپے خرچہ خوراک بھی دیئے جاتے ہیں نیز کسی بھی داخل مریض سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہ کی جاتی ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی رجسٹریشن اور ان کی انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

*2073: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں / دکانوں / اداروں / پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی انسپکشن محکمہ کا اختیار ہے ان کی انسپکشن کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن میں کون سے یکم جنوری 2018 سے آج تک دوران انسپکشن کس کس بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے ماتحت انسپکٹرز فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کے معائنہ جات متفرق لیبر قوانین کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید وضاحت یہ ہے کہ کارخانہ جات کی انسپکشن فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشنز کے معائنہ جات بالعموم پنجاب شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ جبری مشقت بمطابق قانون بانڈڈ لیبر 1992 اور چائلڈ لیبر The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت چیک کی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں، قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے تحت حکومت کی طرف سے منظور کردہ کم از کم اجرت کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ دیگر لیبر قوانین کا اطلاق ملازمین کی تعداد کے حساب سے ہوتا ہے جن میں Industrial and Commercial Employment(standing orders) Ordinance, 1968 اور قوانین فیئر پرائس شاپس و کنٹین وغیرہ شامل ہیں۔ قوانین مذکورہ پر عملدرآمد نہ کرنے والے مالکان کے خلاف قانون کے مطابق چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے ان کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور دیگر سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں 25 پٹرول پمپس اور چار سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ جنوری 2018 سے جون 2019 تک درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پٹرول پمپس / سی این جی سٹیشن	تاریخ انسپکشن	بے ضابطگی	تعداد چالان	جرمانہ / کیفیت
1-	موٹروے CNG ساؤتھ	5-04-2018	حاضری رجسٹر فارم IV، چھٹیوں کا رجسٹر فارم V، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ فارم سی انسپکشن بک فارم VI	04	2000/-
2-	موٹروے CNG نارتھ	05-04-2018	ایضاً	04	2000/-
3-	سیال پٹرولیم سروس میانی	15-05-2018	ایضاً	04	8000/-
4-	جنجوعہ پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	چالان زیر سماعت ہیں
5-	بولا پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	ایضاً
6-	سمبلانوالہ فلنگ سٹیشن سمبلانوالہ	10-08-2018	ایضاً	04	ایضاً
7-	تاج پٹرولیم سروس رتوکالا	24-10-2018	ایضاً	04	ایضاً
8-	بلوچ پٹرولیم ہاتھی ونڈ بھیرہ	15-01-2019	ایضاً	04	ایضاً
9-	اعوان پٹرولیم سروس بھیرہ	01-01-2018	کم اجرت کلیم چھ ورکرز- 1406000/	04	زیر سماعت

سیالکوٹ: سوشل سکیورٹی ہسپتال

کے شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2260: **سیدہ فرح اعظمیٰ:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں پچاس ہزار سے زائد رجسٹرڈ صنعتی ورکرز کی واحد علاج گاہ سوشل سکیورٹی ہسپتال کے تمام شعبہ جات میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ہسپتال کی اچھی خاصی عمارت بھی سیالکوٹ کے پچاس ہزار سے زائد محنت کشوں کو علاج معالجہ فراہم کرنے سے قاصر ہے مذکورہ ہسپتال کے تمام شعبہ جات کو سپیشلسٹ ڈاکٹرز کیوں فراہم نہیں کئے جا سکے؟

(ج) سیالکوٹ کے صنعتی ورکرز ماہانہ پانچ کروڑ روپے سے زائد کا کنٹری بیوشن جمع کرواتے ہیں مگر ان کے علاج کے لئے مطلوبہ قابلیت کے ڈاکٹرز دستیاب نہ ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والا ادارہ ہے جو حکومتی فنڈز سے کوئی گرانٹ نہیں لیتا ایسے ادارے میں ڈاکٹرز کی تعیناتی نہ ہونا نا قابل فہم ہے کب تک ڈاکٹروں کی مستقل بنیادوں پر تقرریاں ہوں گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ میں تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مروجہ قوانین کے مطابق تمام تر بنیادی علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جن میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 14 ہے اور تعینات ڈاکٹرز کی تعداد بارہ ہے۔

مزید برآں گائناکالوجسٹ اور ڈینٹل سرجن کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو درخواست دی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ضروری کارروائی کے بعد متعلقہ خالی اسامیوں پر جلد تعیناتی کر دی جائیں گی۔

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ بہترین طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے لہٰذا یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال رجسٹرڈ ورکرز کو علاج معالجہ فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ہسپتال ہذا کے تمام شعبہ جات پر تعیناتی کا مستقل عمل مکمل ہونے تک عارضی طور پر ریٹرن شپ پالیسی کے تحت ڈاکٹرز تعینات کئے جارہے ہیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی رجسٹرڈ اداروں سے وصول کردہ کنٹری بیوشن سے تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مروجہ قوانین کے مطابق بہترین طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے اور قوانین کے مطابق متعلقہ قابلیت کے تحت ڈاکٹرز تعینات کئے جارہے ہیں۔

(د) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی ایک خود مختار ہے جو کہ سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت ماہانہ بنیادوں پر تمام رجسٹرڈ صنعتی و دیگر پرائیوٹ اداروں سے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے نیز حکومت پنجاب یا حکومت پاکستان سے کوئی گرانٹ نہ لیتا ہے لہٰذا ادارہ ہذا اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے پنجاب بھر کے تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے جہاں تک سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹروں کی مستقل بنیاد پر تعیناتیوں کے متعلق سوال ہے تو ان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد پُر کرنے کے لئے ادارہ ہذا نے بھرتیوں پر عائد پابندی کو ختم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ضروری سمری بھی ارسال کر دی ہے۔ مزید بر آں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھی متعلقہ ڈاکٹروں کی بھرتی کا کیس ارسال کر دیا گیا ہے۔

فیکٹری مزدوروں، انڈسٹریل ورکرز
کو بعد از ملازمت پنشن یا ماہانہ الاؤنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*2626: **جناب محمد افضل**: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹری اور انڈسٹریل ورکرز و مزدوروں اور لیبر قوانین کے تحت آنے والے دیگر اداروں کے ملازمین کو بعد از ملازمت پنشن یا کسی اور شکل میں ماہانہ الاؤنس اور میڈیکل الاؤنس دیا جاتا ہے اور سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں مفت علاج کی سہولت بھی دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس معاوضہ میں سالانہ اضافہ کیا جاتا ہے؟

(ج) ماہانہ معاوضہ / پنشن کی کم از کم شرح کیا ہے اور کیا اس شرح میں مہنگائی کے مطابق اضافہ کیا جاتا ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی فیکٹری اور انڈسٹریل ورکرز، مزدوروں کو بعد از ملازمت، پنشن، ماہانہ الاؤنس اور میڈیکل الاؤنس یا سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں مفت علاج مہیا کرنے کا سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت کوئی قانون موجود نہیں

ہے۔ تاہم فوت شدہ تحفظ یافتہ کارکنان جو کہ ادارہ ہذا کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں ان کے لواحقین کو فوت شدگان کی تاریخ وفات سے چھ ماہ بعد تک مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید سہولیات دیئے جانے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی قانون کے تحت دوران کار اگر ورکرز کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو میڈیکل بورڈ کے تعین کردہ معذوری ڈگری کے تحت پنشن مقرر کی جاتی ہے اور اس میں مہنگائی کی شرح کے مطابق وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جاتا ہے۔

اگست 2018 تا 15۔اگست 2019

تک نئی لیبر کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2964: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست 2018 سے 15۔اگست 2019 تک کوئی نئی لیبر کالونی قائم کی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے اور نئی لیبر کالونی پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) نئی لیبر کالونی کتنی اراضی پر مشتمل ہے اور یہاں کتنے مکان تعمیر کئے جائیں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اس دورانیے میں ضلع ملتان کے صنعتی کارکنان کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ سے متصل ورکرز ویلفیئر کمپلیکس فیز (I) کی تعمیر مکمل کی گئی ہے تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں تعمیر کئے گئے ورکرز ویلفیئر کمپلیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

992 فلیٹس، 2 ورکرز ویلفیئر سکولز (1440 طلباء اور 1440 طالبات کی گنجائش)، کمیونٹی سنٹر، مسجد، مینٹیننس آفس، انفراسٹرکچر ورکس وغیرہ پر مشتمل اب تک کئے گئے اخراجات 2261.883 ملین روپے ہیں۔

(ج) ورکرز ویلفیئر کمپلیکس (فیزI-ملتان (220 کنال رقبہ پر محیط ہے اور اس میں 992 فلیٹس تعمیر کئے گئے ہیں۔

لاہور سے باہر اینٹوں کے ریٹ کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

*3153: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے بھٹوں پر مزدوری کرنے والے مزدور کی اجرت کا تعین لاہور میں کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور اور گردونواح میں اینٹوں کا ریٹ دس ہزار سے بارہ ہزار فی ہزار اینٹ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے دور دراز کے اضلاع میں ایک ہزار اینٹ کا ریٹ 3500 سے 4000 ہزار تک ہے؟

(د) لہٰذا بھٹہ مزدوروں کی مزدوری علاقہ وار اینٹوں کے ریٹ کے مطابق ہونا چاہئے جبکہ ایسا نہ ہے اور مزدور اپنی مزدوری بڑے شہروں کے مزدور کے مطابق ڈیمانڈ کر رہا ہے جو کہ بھٹہ مالکان کے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے کیا حکومت اس مسئلہ کی طرف کوئی توجہ دے رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) پنجاب میں کم از کم اجرت کا تعین قانون مجریہ 1961 کے تحت قائم کردہ Minimum Wages Board مناسب وقفوں کے بعد مختلف معاشی نکات کو مد نظر رکھتے ہوئے صنعتی مزدوروں کی مختلف categories کے لئے کرتا ہے۔ مذکورہ بورڈ ہی صوبہ بھر کے بھٹوں پر مزدوری کرنے والے مزدووں کی اجرت کا تعین بھی کرتا ہے اس مقصد کے لئے بالعموم سہ فریقی مشاورت کا انعقاد یقینی بنایا جاتا ہے جہاں بھٹہ مالکان، نمائندگان بھٹہ ملازمین اور مذکورہ بورڈ کے افراد سیر حاصل بحث کرنے کے بعد اجرت کا ایسا تعین کیا جاتا ہے جو کہ متفقہ اور جملہ فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔

(ب) یہ معاملہ محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ کار میں نہیں آتا چونکہ اینٹوں کے ریٹ کا تعین بالعموم متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کرتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جواب جز(ب)میں بیان کیا گیا، ایسے معاملات محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے دائرہ کار میں نہیں آتے کیونکہ اینٹوں کے ریٹ کا تعین بالعموم متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کرتے ہیں۔

(د) بھٹہ مزدوروں کی کم از کم اجرت کا تعلق Cost of living کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ اینٹوں کی قیمت کے ساتھ، جیسے ہی cost of living میں اضافہ ہوتا ہے تو Minimum Wages Board کم از کم اجرت بڑھا دیتا ہے۔ چاہے اینٹوں کی قیمت میں اضافہ ہو یا نہ ہو۔

راجن پور: محکمہ کے زیر انتظام سکولز، دفاتر، ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3172: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول اور ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹرڈ کارکنوں کے لئے فنڈ وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ محنت کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کا دفتر کام کر رہا ہے اور ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت ایک سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 19-2018اور 20-2019میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سال 19-2018	سال 20-2019
دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ویلفیئر راجن پور	23,75,100روپے	15,57,120روپے
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری راجن پور	65,88,408روپے	67,04,000روپے

(ج) ضلع ہذا میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین کے مطابق تمام پرائیویٹ اداروں جن میں ،شوگر مل،کاٹن فیکٹریز، بھٹہ جات،فلور ملزاور مختلف پرائیویٹ ادارے جن میں آئل ملز، رائس ملز، ہوٹلز، سویٹ اینڈ بیکرزاور پرائیویٹ سکولز شامل ہیں سے ماہانہ بنیاد پر سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔اداروں کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 2200 ہے۔

(ہ) ضلع راجن پور میں دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر اور سوشل سکیورٹی ڈسپنسری میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

	ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر راجن پور	3	5	8
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری راجن پور	10	1	11

تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی ضلع ہذا کے تمام رجسٹرڈ کارکنان کو ادارہ ہذا کے قوانین کے مطابق تمام تر بنیادی طبی ومالی سہولیات فراہم کر رہا ہے اس سلسلہ میں ضلع راجن پور میں قائم سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کو اپ گریڈ کرتے ہوئے سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کا درجہ دے دیا گیا ہے جس کے لئے جناب نصراللہ خان دریشک ممبر قومی اسمبلی نے ایک کنال زمین برائے تعمیر سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر راجن پور عطیہ کی ہے۔

مزید برآں متعلقہ منصوبہ کا I.PC بھی تیار ہو گیا ہے اور جلد ہی اس کی تعمیر شروع کر دی جائے گی جہاں پر رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو 24 گھنٹے تمام تر طبی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

جنوری 2019 تاحال سید انجینئرز لمیٹڈ بھائی پھیرو اور گوجرانوالہ سے محکمہ کی طرف سے فنڈز کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3188: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت وانسانی وسائل نے یکم جنوری 2019 سے آج تک سید انجینئرز لمیٹڈ بھائی پھیرو اور گوجرانوالہ سے کتنی رقم کارکنوں کی فلاح کی مد میں وصول کی؟

(ب) ان فیکٹریوں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں جو کہ محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) محکمہ کے کن کن افسران نے یکم جنوری 2019 سے آج تک ان فیکٹریوں کی چیکنگ کی ہے موقع پر کتنے ملازمین کام کر رہے تھے اور کتنے ملازمین کی تفصیل محکمہ کو فراہم نہ کی گئی تھی؟

(د) ان فیکٹریوں کے خلاف محکمہ نے جو ایکشن لیا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی نے یکم جنوری 2019 تاحال سید انجینئرز لمیٹڈ بھائی پھیرو (پھول نگر) سے رجسٹرڈ کارکنان کی فلاح کی مد میں -/2282830روپے اور سید انجینئرز لمیٹڈ گوجرانوالہ سے -/2700454روپے بطور سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کئے گئے ہیں۔

(ب) سید انجینئرز لمیٹڈ بھائی پھیرو میں 250 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ یونٹ ہذا 198 ملازمین کا کنٹری بیوشن ادا کر رہا ہے نیز سید انجینئرز لمیٹڈ گوجرانوالہ میں تقریباً 255 ملازمین کام کر رہے ہیں اور محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی کے درج ذیل افسران نے متعلقہ فیکٹریوں کی یکم جنوری 2019 سے تاحال چیکنگ کی ہے:

سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو (افسران برائے چیکنگ)
1۔ ایاز احمد فاروقی ایکٹنگ ڈپٹی ڈائریکٹر
2۔ محمد بابر آڈٹ آفیسر
3۔ انوار الحق انسپکٹر

سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ (افسران برائے چیکنگ)
1۔ عبدالرحمن شاہد (اسسٹنٹ ڈائریکٹر سیکٹر آئی)
2۔ راناواصف محمود اسسٹنٹ ڈائریکٹر (علاقہ انچارج)

مزید بر آں چیکنگ کے دوران سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو کے ملازمین کی تعداد 250 ہے اور 198 ملازمین کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن جمع کروایا جارہا ہے اور 52 ملازمین کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن جمع نہ کروائے جانے پر متعلقہ ادارے کو ضروری کارروئی کے لئے نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے۔

(د) ادارہ سوشل سکیورٹی نے سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو کے خلاف تمام ملازمین کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن جمع نہ کروانے پر ڈیمانڈ نوٹسز جاری کئے گئے ہیں نیز عدالت میں سوشل سکیورٹی قانون U/S 66 کے تحت چالان بھی کیا گیا ہے۔

ادارہ سوشل سکیورٹی نے سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ کا رواں سال 30.07.2019 کو ریکارڈ چیک کیا اور مبلغ -/243432 روپے کم ادائیگی کی بنیاد پر وصول کئے اور متعلقہ کم ادائیگی کی مزید وصولی کے لئے ضروری دفتری کارروائی جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں 18 سال سے زائد بے روزگار افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

579:جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اٹھارہ سال سے زائد بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنے کے لئے محکمہ محنت وانسانی وسائل کے پاس کوئی نظام موجود نہ ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو صوبہ بھر میں کون سا محکمہ اٹھارہ سال سے زائد بے روزگار نوجوانوں کا اعداد و شمار رکھتا ہےاس کے تحت جون2018 تک صوبہ میں کتنے اعداد وشمار ہیں بتایا جائے۔

(ج) یکم جولائی2018 سے آج تک کتنے اٹھارہ سال سے زائد نوجوان بے روزگار ہوئے ہیں۔ مزید ان بے روزگار نوجوانوں کے روزگار کے لئے حکومت وقت نے کیا تحرک کیا ہے کیا حکومت صوبہ بھر میں بے روزگاری ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

الف) یہ درست ہے کہ اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کی رجسٹریشن کا معاملہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے یکسر باہر ہے لہٰذا محکمہ کے پاس مذکورہ مقصد کے لئے کوئی انتظام موجود نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کی رجسٹریشن کا معاملہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے اندریں حالات، اس حوالے سے محکمہ محنت وانسانی وسائل کے پاس متعلقہ اعداد وشمار موجود نہیں۔

(ج) مذکورہ سوال محکمہ لیبر وانسانی وسائل، حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

ساہیوال میں محکمہ لیبر کے ہسپتال / ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

580:جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال/ڈسپنسریز ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں/ڈسپنسریز سے روزانہ کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتال/ڈسپنسریز کے لئے مالی سال 19-2018 میں مختص بجٹ کی تفصیل اور اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان ہسپتال/ڈسپنسریز میں SNE کے مطابق کتنی اسامیاں ہیں۔مزید کتنی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟

(ہ) کیا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہونے کی بناء پر ان ہسپتالوں میں جنرل/میجر آپریشنز کرنے کے لئے جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود ہے؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتال/ڈسپنسریز میں مسنگ فسیلٹیز کو جلد از جلد re-cape کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ساہیوال میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کا ایک ہسپتال اور چار ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال

- 21/B سمال انڈسٹری اسٹیٹ ساہیوال
- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری عارف والا
- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہڑپہ
- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری قادر آباد
- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چیچہ وطنی

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال سے روزانہ اوسطاً 155 مریض مستفید ہو رہے ہیں اور ان ڈسپنسریز سے روزانہ اوسطاً 76 کارکن مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کے مالی سال 19-2018 کا مختص بجٹ مبلغ -/56,275,000 روپے اور مئی 2019 تک کے اخراجات -/38,561,103 روپے ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سوشل سکیورٹی ڈسپنسریز کا سال 19-2018 کا بجٹ مبلغ -/1,11,72,607 روپے ہے تفصیل اخراجات درج ذیل ہے

پے اینڈ الاؤنسز	-/1,04,74,112 روپے
ادویات	-/4,25,445 روپے
الیکٹرسٹی بل	-/16,994 روپے
متفرق اخراجات	-/6,000 روپے
کرایہ جات	-/2,50,056 روپے

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں SNE کے مطابق مختلف کیڈر کی 71 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں 51 افراد کام کر رہے ہیں اور مختلف کیڈر کی 20 اسامیاں خالی پڑی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ڈسپنسریز میں کل 14 اسامیاں ہیں اور کوئی خالی نہیں ہے۔

(ہ) اس ہسپتال میں جنرل/میجر آپریشن کرنے کے لئے جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود نہ ہیں۔

(و) اس وقت ان ہسپتال/ڈسپنسریز میں تقریباً تمام facilities فراہم کی جا رہی ہیں لہٰذا مذکورہ سرجن کی خالی اسامیوں کو جلد ہی محکمہ کی پالیسی کے مطابق پُر کر لیا جائے گا۔

سکیورٹی کمپنیوں کا ملازمین سے بارہ گھنٹے ڈیوٹی لینے سے متعلقہ تفصیلات

661: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکیورٹی کمپنیاں اپنے ملازمین سے بارہ بارہ گھنٹے کی ڈیوٹی لیتی ہیں کیا یہ لیبر قوانین کے مطابق ہے؟

(ب) سکیورٹی کمپنیاں اپنے ملازمین کو کیا کیا سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہیں؟

(ج) ان کو بنکوں کے سامنے دوران ڈیوٹی پنکھے فراہم کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اس حوالے سے کارخانہ جات اور دیگر ادارہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کی قانونی پوزیشن درج ذیل ہے:

فیکٹریز ایکٹ مجریہ 1934 کے سیکشن 38 کے تحت کسی کارخانہ میں روزانہ کام کا spread over ساڑھے دس گھنٹے تک مع وقفہ آرام بمطابق سیکشن 37 ہو سکتا ہے نیز سیکشن 47 کے تحت جو ملازم ہفتہ واری پچاس گھنٹے سے زائد کسی کارخانہ میں کام کرے گا وہ عام ریٹ کے مقابلے میں دگنے ریٹ کے حساب سے تنخواہ کا حق دار ہو گا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس قانون کے سیکشن 47-A کے مطابق ملازمین سے قانون کے تحت overtime لیا جا سکتا ہے جو کہ وہ کرنے کے پابند ہوں گے اور جس کی ادائیگی ڈبل ریٹ پر ہو گی۔

اس کے علاوہ Shops and establishments ordinance, 1969 کے سیکشن 8 کے تحت کسی بھی Establishment میں ملازمین سے 9 گھنٹے روزانہ سے زائد کام نہیں لیا جا سکتا اور overtime کی ادائیگی ڈبل ریٹ پر بمطابق سیکشن 9 کی جائے گی۔ مذکورہ تناظر میں کارخانہ جات اور establishment میں کام کرنے والے سکیورٹی گارڈز کے اوقات کار اور اجرت کا تعین کیا جاتا ہے اور متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں۔

(ب) سکیورٹی کمپنیاں جو بالعموم پچاس سے زائد ملازمین پر مشتمل ہوں اپنے ملازمین کو درج ذیل بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

1) حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت جو کہ فی الوقت -/17500 روپے ماہانہ مقرر کی گئی ہے آٹھ گھنٹے سے زائد ڈیوٹی کی صورت میں Overtime کی ادائیگی بحساب عام ریٹ کا ڈگنا پچاس سے زائد ملازمین کی صورت میں ادائیگی بونس بشرط سالانہ منافع جس کا تذکرہ Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance کے S.O No.10-C میں وضاحت سے کر دیا گیا ہے۔

2) پچاس سے زائد ملازمین کی صورت میں لازمی گروپ انشورنس بمطابق مذکورہ قانون ہفتہ واری چھٹی ریٹائرمنٹ یاجاب سے برخاستگی کی صورت میں ادائیگی gratuity یا provident fund بمطابق سیریل نمبر 12 بروقت ادائیگی ماہانہ تنخواہ قوانین متعلقہ کے مطابق چھٹیاں بشمول sick leave, casual leave اور festival holidays وغیرہ۔

(ج) یہ معاملہ محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے دائرہ کار سے باہر ہے تاہم بالعموم یہ تصور کیا جاتا ہے کہ ایسے سکیورٹی گارڈز کو دوران ڈیوٹی متفرق سہولیات بشمول پنکھے وغیرہ فراہم کرنا متعلقہ بنک انتظامیہ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کارکنان کے مفت علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

784: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے تمام رجسٹرڈ کارکنان کو ہیلتھ انشورنس کارڈ کی فراہمی کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کارکنان کو مفت علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو 15۔اگست 2018 سے اب تک کتنے کارکنان کا مفت علاج کیا گیا ان کی تعداد اور ان پر ہونے والے اخراجات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ہیلتھ انشورنس کارڈ محکمہ صحت پنجاب جاری کرتا ہے۔

(ب) درست ہے صوبہ بھر کے تمام سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے اہل خانہ کو مفت علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک جتنے کارکنان کا مفت علاج کیا گیا ان کی تعداد اور ان پر ہونے والے اخراجات کی ہسپتال وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود آجائیں ہاؤس کو preside کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود ہاؤس کو preside کریں وہ پوائنٹ آف آرڈر کو دیکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سید عثمان محمود کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! آج ایک آمرانہ حکومت، فاشسٹ سوچ اور امتیازی سلوک کے خلاف عوام سراپا احتجاج ہے معاشرے میں مختلف طبقات کے لوگ متحد ہو رہے ہیں اور احتجاج بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں ہندوستان کی بات کر رہی ہوں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: اب نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب چیئرمین
سید عثمان محمود 5 بج کر 33 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: سیدہ میمنت محسن! وقفہ برائے نماز مغرب سے پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہی تھیں لیکن آپ کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی تو پہلے آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

بھارت میں مسلمانوں کے خلاف
امتیازی قوانین بنانے پر پاکستان میں بھرپور احتجاج کا مطالبہ

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر بات کر رہی تھی،

But Sir, before I start my point of order, I would like the House to be full or at least there are majority of Honorable Members present in the House. In the meantime you can take another point of order and then I will speak. Is that ok?

MR CHAIRMAN: I believe you should continue.

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! آج ایک آمرانہ، فاشسٹ سوچ کی حامل اور امتیازی سلوک کرنے والی حکومت کے خلاف عوام سراپا احتجاج ہے، مختلف طبقات متحد ہو رہے ہیں اور protest بڑھتا جا رہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! محترمہ! آپ کس ملک یا حکومت کی بات کر رہی ہیں؟

MR CHAIRMAN: Minister Shaib! Please no crosstalk.

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے چودھری ظہیر الدین سے کہوں گی کہ آپ فکر نہ کریں۔ I am talking about India. اس وقت ایک نعرہ جو ہر طرف گونج رہا ہے وہ آزادی کا نعرہ ہے۔ مودی سرکاری کی فاشزم کے خلاف آزادی کا نعرہ اُٹھ رہا ہے، امتیازی قوانین کے خلاف آزادی کا نعرہ اُٹھ رہا ہے اور آمرانہ روّیے کے خلاف آزادی کا نعرہ اُٹھ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے as a political activist from Lahore اس بات کا فخر ہے کہ یہ نعرہ لاہور میں ایجاد ہوا تھا۔ یہاں ساٹھ کی دہائی میں جنرل ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف سب سے پہلے یہ نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسّی کی دہائی میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے جیالوں نے یہ نعرہ بلند کیا تھا۔

جناب چیئرمین! جب میں کیمبرج یونیورسٹی سے پڑھ کر mid-eighties میں لاہور واپس آئی تو میں نے اور میری ساتھیوں نے محترمہ عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کی قیادت میں مساوی

حقوق کی جدوجہد میں یہی نعرہ مال روڈ پر لگایا تھا۔ مجھے بڑا فخر ہے کہ یہاں لاہور سے یہ نعرہ کشمیر گیا اور پھر کشمیر سے یہ نعرہ سارے ہندوستان میں پھیل گیا ہے۔ آج ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں، ہندوستانی سول سوسائٹی، activistsاور بہت سارے وہ لوگ جو اس وقت ہندوستان میں سراپا احتجاج ہیں ان کے ساتھ مل کر، ان کے ساتھ یکجہتی کے عزم کے ساتھ یہ نعرہ لگانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گی کہ ہم سب معزز ممبران مل کر یہ نعرہ ان کی حمایت میں لگائیں اور یہ بات on record آجائے کہ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران نے مودی سرکار کی آمرانہ سوچ کے خلاف اور امتیازی سلوک کے خلاف احتجاج کرنے والوں کی حمایت کی ہے تو آپ سب معزز ممبران میرے ساتھ مل کر یہ نعرہ لگائیں۔ .I will be very grateful

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر سیدہ میمنت محسن
نے درج ذیل نعرے لگوائے اور معزز ممبران نے ان کا ساتھ دیا)

جناب چیئرمین! میرے دل کی ڈھرکن آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، ذرا زور سے بولو آزادی، ذرا شُور سے بولو آزادی، ذرا جُوش سے بولو آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، آمر سے لیں گے آزادی، ظالم سے لیں گے آزادی، یہ پیارا نعرہ آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، اے ساتھی سُن لے! آزادی لینا سودا نا کرنا، ہم لے کے رہیں گے آزادی، ہمیں جان سے پیاری آزادی، تمھیں دینی پڑے گی آزادی، ہم چھین کے لیں گے آزادی۔ ارے تو بھی بولو آزادی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سیدہ میمنت محسن! آپ نے ایک بہت ہی valid پوائنٹ raise کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بڑے شہروں میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! اہلیان لاہور پچھلے کئی دنوں سے دو قسم کے عذاب جھیل رہے ہیں اور ان دونوں کے بارے میں بارہا مرتبہ میڈیا پر خبریں بھی چلی ہیں، پرنٹ میڈیا پر بھی بات ہوئی ہے اور اس حوالے سے کہیں نہ کہیں حکومت کی فکر بھی نظر آتی ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ پورے لاہور کے اندر کوڑے کے ڈھیر لگ چکے ہیں اور جگہ جگہ تعفن اُٹھ رہا ہے لیکن حکومت بے بس نظر آتی ہے۔ آج بھی اسمبلی کی طرف آتے ہوئے مجھے فیروزپور روڈ اور مال روڈ پر کوڑے کے ڈھیر نظر آئے ہیں اور پورا الیکٹرانک میڈیا اس پر بول رہا ہے لیکن حکومت کی طرف سے اس کوڑے کو اُٹھانے کے لئے کوئی واضح کوشش نظر نہیں آرہی۔ میری گزارش ہے کہ لاہور کے لوگوں کو اس عذاب سے نجات دلائی جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ وزیراعظم نے پچھلے دنوں لاہور کے اندر ایک پریس کانفرنس کی تھی اور ماحولیاتی آلودگی پر بات بھی ہوئی تھی۔ اس وقت لاہور شہر پوری دنیا کے اندر آلودگی کے حوالے سے top پر آچکا ہے۔ ہمارے لاہور شہر کا ائر کوالٹی انڈکس 400 سے اُوپر جارہا ہے۔ "ڈان" اخبار کی رپورٹ کے مطابق اس فضا میں رہنے کی وجہ سے لاہور شہر میں رہنے والے ہر فرد کی عمر اوسطاً پانچ سال مزید کم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نہ صرف لاہور شہر کے لئے بلکہ راولپنڈی اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں کے لئے فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لئے ایک جامع پالیسی بنائے اور اس کے لئے ہنگامی حالت نافذ کرنے کی ضرورت ہے بصورت دیگر یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔ دو دن پہلے لاہور کا ائر کوالٹی انڈکس 500 تھا۔ آج بھی لاہور کا ائر کوالٹی انڈکس 300 سے اُوپر ہے۔

جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ سیاست سے بالاتر ہو کر میری یہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے اپوزیشن اور حکومت باہم مل کر کوئی campaign launch کرے تاکہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے ورنہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں اس کوتاہی پر کبھی معاف نہیں کریں گی۔ اس بابت مجھے منسٹر صاحب کی طرف سے واضح جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ! اس کا جواب دیں گے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے جس سنجیدگی کے ساتھ کام ہونا چاہئے تھا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ موجودہ حکومت نے فضائی آلودگی کو اپنی priority بنایا ہے۔ جب ہم نے وزیراعظم کو اس حوالے سے

دی briefing and presentation تو اس میں اتنے جامع اقدامات شامل تھے کہ وزیر اعظم نے خود ان اقدامات سے متعلق عوام کو بتایا اور اس کے بعد ایک پریس کانفرنس بھی کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! میں ذرا فوگ کی اس نوعیت سے آپ کو تھوڑا سا آگاہ بھی کر دوں۔ پہلے یہ ہے کہ approach کیا ہونی چاہئے، یہ چیز کہاں سے originate کر رہی ہے؟ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے air pollution کا مسئلہ ہے اور پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس کو سموگ سے الگ کر دیں آپ نے air pollution کو target کرنا ہے۔ فوگ اور سموک mix ہوتے ہیں تو سموگ بنتی ہے اور لاہور کے اندر سارا سال یہی حالات رہتے ہیں لیکن ان چند مہینوں میں یہ ظاہر ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے جب دیکھا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے، کون سی ایسی چیزیں ہیں جو اس میں سب سے زیادہ contribute کر رہی ہیں تو ایک study کرائی گئی اور اُس study سے جو results سامنے آئے اُس میں سب سے بڑا contribution ٹرانسپورٹ کا ہے یعنی یہ over 40 percent ہے، followed by industries, then crop burning, then everything else. ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی گاڑیوں میں بڑا low grade fuel use ہوتا ہے۔ ڈیزل میں 500 PPM and sulphur ہے جس سے آپ کو یہ smell feel ہوتی ہے اور آنکھوں میں جلن محسوس ہوتی ہے تو میں اس معزز ایوان کو یہ بھی خوشخبری دینا چاہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ اگلے مہینے جنوری 2020 سے ہم یورو-2 سے یورو-4 پر جا رہے ہیں جس سے یہ 500 PPM سے کم ہو کر 50 PPM پر آجائے گی. Which is a ten times reduction.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! To ad on to what you are saying, sulphur کے ساتھ ساتھ ڈیزل میں manganese بھی ڈالا جا رہا ہے Which is a metal, when that burns اُس کی وجہ سے بھی یہ بڑا issue ہے۔

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Chairman! It's a carcinogenic and it contributes to cancer also.

MR CHAIRMAN: If he could please continue.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Chairman! I mean would the Chair like me to continue.

MR CHAIRMAN: Makhdoom sahib! Please carry on.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Chairman! But I was having to give a more comprehensive overview.

جناب چیئرمین! ایک تو آپ نے fuel کو target کرنا ہے جو ہم اگلے مہینے سے کرنے جا رہے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ اگلے سال کے آخر تک ہم اس کو یورو۔5 پر لے جائیں جس سے یہ 50 سے کم ہو کر 10 پر آ جائے گا۔ اس کے علاوہ اس میں ایک بڑا brick contribution kilns کا بھی ہے۔ ہماری حکومت نے 273 ملین ڈالرز کے ساتھ پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کر دیا ہے جس کے اندر ایک بہت بڑا green financing, component کا بھی ہے اور اگلے سال تک ہم نے ان سارے brick kilns کو ہم نے zigzag technology پر لے کر جانا ہے اس سے ان کے pollution level میں کم از کم ten times کی آ جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر میں جو burning ہوتی ہے ہم اس میں اُن کے لئے ایک economic راستہ اختیار کر رہے ہیں جس کی وجہ سے جب وہاں پر baling آ جائے گی اور جب farmer کو اُس میں economic consideration نظر آئے گی تو وہ اپنی crops کو burn نہیں کرے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ موٹے خدوخال پیش کر رہا ہوں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ:

> Government is very cognizant of this and this is the big issue. This has to be handled.

MR CHAIRMAN: Madam if you could please let him continue. You will get your time thank you.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Chairmand! I believe she has something very pressing to say, so I would give her the floor.

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Chairman! I do have something pressing to say and it was related with your vehicle and its emission point which I wanted to elaborate there and then informed the House that what will happen in the future .We will see zigzag technology and all the rest but I do want to draw the attention of this House to a fact which is that eight months ago the Environment Protection Department of the Punjab Government did take some good steps and I am sure the Honorable Minister is aware of this and when the local stakeholders.

جناب چیئرمین! میں اُن لوگوں کی بات کر رہی ہوں جو mobile oil کو بار بار جلاتے ہیں۔ وہ باہر سے بڑی packing منگوا کر اُس کو دوبارہ سے pack کر کے عوام کو پاگل بنا کر اُس کو دوبارہ سے فروخت کرتے ہیں اور

> Make a hefty profit out of it. So the Environment Protection Agency of the Government of the Punjab did take some good steps and it did go out and is trying stop those people of Punjab.

جناب چیئرمین! انہوں نے مختلف شہروں میں چھپ کر کارخانے بنائے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ لاہور کے گردونواح میں اور بادامی باغ میں اس طرح کے بڑے کارخانے بنے ہوئے ہیں۔

Mr Chairman! The EPA went and closed them and shut down. Then what happened. They went to the Lahore High Court. The Lahore High Court commanded the Environment Protection Agency of the Government of the Punjab. Then what happened? The Lahore High Court directed that D.G of the EPA to shut these places down permanently and to bring it to the attention of the Government. This has been done and it was brought to the attention of the public at large that has been done. He is absolutely right these 43 to 45 percent of this

pollution, air pollution is because of vehicle emission and 23 percent is because of heavy traffic. Nothing happened those people are back in business and I want to know from the Minister what the DG EPA has done about this .We want the Minister of the Environment come to the House and to explain to us in Committee room and I want civil society activists who are interested in the protection of the environment in Lahore to be part of that briefing. We want everybody in this House to be part of that briefing and we want to be told what happened to the EPA imitative and the Lahore High Court commendation.

اُس کے بعد اُس کے اوپر کیوں نہیں کوئی کام ہوا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو بہت اہم ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ گردونواح میں small industry units etc. ہیں۔

Mr Chairman! Which were not cognizant of the environmental standards that they have to follow? The Lab reports should regularly need to be presented to the Punjab Assembly and we need to see those indeed? Honourale Minister I am sorry to have interrupted you, but this is an issue of vital importance to the health generarlly and especially to those of the children.

MR CHAIRMAN: Your point is noted Madam and the Honorable Minister is very much at par and on the same page.

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Chairman! Yes, but we want answers as to why EPA did not follow the direction of the Lahore High Court and I want the DG EPA to come and explain this to us and Minister should also explain to us. The Honrable Minister would like to explain it.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ responsible minister کو floor دے دیتے ہیں وہ جب پورا explain کر لیں تو اُس میں کوئی چیز رہتی ہو تو اُس کا کہنا بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں اگر اُن کو interrupt نہ کیا جاتا تو معزز ممبر نے بڑے vigor کے ساتھ جو چیزیں کہی ہیں وہ ساری چیزیں وزیر موصوف explain کرنے والے تھے اُن کو بیچ میں دو تین چار دفعہ ٹوکا گیا تو پھر وہ بیٹھ گئے۔ ہم اپنی کم علمی کا اعتراف کر لیتے ہیں کیونکہ ہم سے سمجھ دار لوگ یہاں پر موجود ہیں اور ہم اُن سے سیکھتے بھی ہیں لیکن پہلے explain کرنے کا موقع تو دیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف یہ ساری باتیں کرنے والے تھے لیکن on the behalf of the minister آپ نے دہرا دیا۔ بہت شکریہ

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں اس میں ایک اضافہ اور کر دوں کہ لاہور اور بڑے شہروں کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ پچھلے دس سالوں کے اندر آپ کا 90 percent urban forest cover ہی ختم ہو گیا ہے۔ یہ concrete جنگل بنانے سے ایک بڑا مسئلہ ہوا ہے آپ نے یہاں کے شہریوں کی صحت کے ساتھ کھیلا ہے۔ 1984 کے بعد یہاں پر ایک بھی جنرل ہسپتال نہیں بنا اور یہاں پر جو بھی forest cover تھا وہ ختم کر دیا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک اور چیز بھی بتاتا چلوں کہ urban forestry گھاس لگانا نہیں ہے کیونکہ گھاس آکسیجن produce نہیں کرتا۔ آپ کے شہروں میں درخت ختم ہو گئے ہیں، آپ کے چھوٹے insects ختم ہو گئے ہیں جس طرح یہاں پر جگنو ہوتا تھا آپ کو یہاں لاہور میں آخری جگنو کب نظر آیا؟

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! اِدھر دیکھیں، جگنو یہاں پر موجود ہے۔ (قہقہے)

جناب چیئرمین: جی، جگنو آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ (قہقہے)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! یہ جگنو تو اسمبلی کی حد تک ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری حکومت کا اس مسئلے پر proper focus بھی ہے اور جہاں تک محترمہ نے بات کی تو میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ environmental economics بھی یہی کہتی ہے کہ یہ نہیں ہوتا کہ جو چیز بھی کاربن produce کرے آپ اس کو بند کر دیں۔

Mr Chairman! There has to be equilibrium between environment and the economics of it.

جناب چیئرمین! آپ نے معیشت کا بھی خیال رکھنا ہے آپ نے لوگوں کی روٹی روزی کا بھی خیال رکھنا ہے اور ہم اس کے لئے green financing کا ایک بہت بڑا فنڈ لے کر آرہے ہیں تو انشاءاللہ آنے والے دنوں میں ہم آپ کو اچھی خبریں دیں گے اور جہاں تک دُوراندیشی کی بات کی میں تو کہہ رہا ہوں کہ دُوراندیشی کیا اگلا مہینہ شروع ہونے والا ہے ہم جنوری کے اندر fuel grade change کرنے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ کو اس چیئر پر بیٹھنے کی مبارک ہو۔ مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ شاید ہماری بھی تھوڑی بہت power sharing ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! جناب محمد بشارت راجا جیسے ہمارے مہربان ہیں تو ہم سب کی power sharing ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا نے ہمیشہ محبت کی ہے۔ میں حکومت کو مبارکباد دوں گا کہ 2½۔ ارب روپے کے منصوبے میں 6۔ ارب روپے کی کرپشن کا کوئی چور پکڑ لیا ہے تو میں حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کا یہ سلسلہ چل رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! 27-دسمبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی برسی ہونے جا رہی ہے اور اس دفعہ پاکستان پیپلز پارٹی بی بی شہید کی برسی پنڈی میں جائے شہادت پر منانا چاہتی تھی اور ہم نے حکومت کو درخواست بھی گزاری کہ ہمیں جائے شہادت پر بی بی شہید کی برسی منانے کی اجازت دی جائے حالانکہ political activity کے لئے کوئی ضروری بھی نہیں ہے کہ اجازت لی جائے لیکن ہم نے پھر بھی حکومت کو موقع دیا کہ وہ مہربانی کی کوئی سوچ رکھے لیکن حکومت کی طرف سے ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی ہمیں اجازت نہ دی اور ہمیں مجبوراً ہائی کورٹ کا رُخ کرنا پڑا اور ہائی کورٹ سے ہمیں وہ اجازت ملی۔

جناب چیئرمین! ہم عدالتوں کے شکر گزار بھی ہیں بے شک ہمارے ساتھ زیادتیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ہمیں کبھی اگر relief ملا ہے تو وہ بھی عدالتوں کی طرف سے ملا ہے اور ہم اُن کا احترام بھی کرتے ہیں اور اُن کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ عدالتی فیصلوں کی پاسداری بھی کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! حکومت سے میرا ایک سوال ہے یہاں پر میرے سارے دوست بیٹھے ہیں اور میں صرف اپنی بات کر رہا ہوں اُس میں اگر میں کچھ غلط کہوں تو مجھ پر ضرور کوئی تنقید بھی کرے اور مجھے ٹوکے بھی لیکن اگر کوئی بات point scoring کے لئے ہو تو مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی اور عوام کی بات کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت مقتل بھی سجاتی ہے اور مقتول کو اُدھر جانے بھی نہیں دیتی۔ یہی پرویز مشرف تھا جس کے لئے ہمارے وزیر اعظم کے سابقہ ادوار میں جو بیانات تھے وہ اگر سنیں تو پھانسی سے کم ان کا مطالبہ ہی نہیں تھا۔ وہ پرویز مشرف کے لئے چور، ڈاکو، ظالم، بربریت اور پتا نہیں کس قسم کے الفاظ استعمال کرتے تھے لیکن اچانک جب ان کے مطالبوں پر عدالت نے فیصلہ دیا تو انہوں نے بہت بڑا یوٹرن لیا اور وہ اس کے خلاف ہو گئے کہ پرویز مشرف کو سزائے موت نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں اداروں کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی حالانکہ وہ بھی ہماری طرح ایک سویلین ہے، ایک عام آدمی ہے اور ایک سیاسی جماعت کا سربراہ ہے جسے وہ lead کر رہا ہے۔ وہ آج کل exile میں ہے یا عدالتوں سے بھاگا ہوا ہے یا جو کچھ بھی ہے۔ اس کے خلاف

ایک عدالت نے فیصلہ دیا اس نے وہیں پر chapter کو close کر دیا اور زحمت ہی نہیں کی کہ میں دوسری عدالت میں جاؤں، میں اپیل کا حق رکھتا ہوں اور میں اپیل کروں۔ وہ قاتل ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج بھی on the floor of the House کہتا ہوں کہ وہ قاتل ہے، قاتل ہے بی بی شہید کا قاتل ہے، وہ اکبر بگٹی کا قاتل ہے، وہ 12۔ مئی کو اٹھنے والی لاشوں کا قاتل ہے اور وہ ذمہ دار ہے۔ آج اس قاتل کو بچانے کے لئے مقتول کو مقتل میں بھی جانے نہیں دیا جا رہا۔ یہ فاشٹ ازم ہے، یہ ظلم ہے، یہ بربریت ہے، یہ جمہوریت کی نفی ہے، یہ انسانی حقوق کی نفی ہے، یہ جمہوری حقوق کی نفی ہے اور یہ معاشی حقوق کی نفی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر ہم اسی طرح خاموش رہے اور زبانوں پر تالے لگا کر بیٹھے رہے اور ہم یہ سمجھتے رہے کہ ہم حکومتوں کا حصہ ہیں تو ہمیں تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ وہ جو ذات کبریا اوپر بیٹھی ہے وہ خود فیصلے کرتی ہے۔ جنرل ضیاء الحق کا طوطی بولتا تھا اور کوئی شخص اس کے خلاف بات نہیں کرتا تھا لیکن ایک وقت آیا جن لوگوں نے بھٹو شہید کے خلاف فیصلہ دیا، جسٹس نسیم حسن شاہ نے خود کہا کہ وہ ایک عدالتی قتل تھا۔

جناب چیئرمین! آپ تاریخ کے اوراق اُلٹ کر دیکھیں آپ کو تاریخ بالکل ایسے لگے گی جیسے آج میں یہاں کھڑا عرض کر رہا ہوں اور آپ دیکھیں گے تو ماضی میں وہ سارا کچھ ہوا ہو گا۔ ہمیں اپنی آنکھوں سے وہ پردے ہٹا دینے چاہئیں اُدھر سے اِدھر آتے دیر کوئی نہیں لگتی اور اِدھر سے اُدھر جاتے بھی دیر کوئی نہیں لگتی۔ عزت اور ذلت دینے کا اختیار میرے پرودگار کے پاس ہے جو سلوک اپوزیشن کے ساتھ یا اپنے سیاسی مخالفین کے ساتھ اس دور میں ہو رہا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! آپ اگر دیکھیں اور ہمارے حلقوں میں جا کر دیکھیں۔ یہاں اپوزیشن اور حکومت میں صرف ایک دو فیصد کا فرق ہے۔ میرے فاضل لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں، میرے خیال میں 49/48 فیصد ہم اپوزیشن والے ہیں اور حکومت والے 52/51 فیصد ہیں۔ آپ پچاس فیصد پنجاب کا حق مار رہے ہیں۔ پنجاب کے پچاس فیصد حلقوں کی آپ کوئی ڈویلپمنٹ نہیں کروا رہے۔ ہمارے پنجاب کا 238۔ ارب روپیہ مرکز کھا گیا ہے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ آج تک اس پر بات تک نہیں کر رہا۔ وہ اپنا حق نہیں مانگ سکا۔ آپ ہمارے حلقوں میں جا کر دیکھیں وہاں پر سڑکیں نہیں ہیں،

سولنگ اور نالی نہیں ہے، وہاں پر سکول نہیں ہیں، وہاں پر ہسپتال نہیں ہیں اور وہاں پر ہسپتالوں کے اندر ادویات نہیں ہیں جہاں پر عمارتیں ہیں وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مجھے بات کر لینے دیں۔ اس ہاؤس میں اگر ہم نے اپنی بات نہیں کرنی۔۔(قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No, Please no cross talk.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں اپنے حلقہ کی بات کر رہا ہوں۔ میری ایک سڑک فیصل آباد چنیوٹ روڈ ہے اس کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں وہاں پر ہر روز حادثات میں لوگ مر رہے ہیں۔ وہاں درجنوں لوگ مر چکے ہیں۔ یہاں پر یہ سرداروں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے گوردوارے تعمیر کر رہے ہیں۔ آپ یہی سمجھ لیں کہ وہاں سے بھی بابا گورونانک گزرتے تھے۔ فیصل آباد چنیوٹ روڈ پر بھی وہ walk کیا کرتے تھے۔ آپ انہی کے صدقے بنوا دیں۔ کیا ہمارے بچے نہیں جو مر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آج آپ چیئرمین ہیں اور آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ اگر آج سپیکر صاحب ہوتے تو میں کبھی بھی نہ بیٹھتا۔ میں آپ کے احترام میں بیٹھ رہا ہوں کہ آج میری پارٹی کے چیئرمین ہیں اور وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں بیٹھ جاؤں لیکن میں احتجاجاً بیٹھ رہا ہوں۔ میری آواز کو آج بھی دبایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ valid ہے اور نوٹ ہو چکا ہے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! فاضل دوست نے اپنے حلقہ کے بارے میں باتیں کی ہیں۔ ان کا حق بنتا ہے۔ میں یہ بات کہنے میں کوئی باق نہیں سمجھتا اور انشاءاللہ ان کی سڑک بھی بنے گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرویز مشرف جس کے بارے میں انہوں نے بہت کچھ کہا ہے لیکن ایک بات ہے کہ جس سپاہی نے 40 سال سروس کی ہو، جس نے تین جنگیں لڑی ہوں اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لڑی ہوں تو پھر اس کو غدار کہنا ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اس کو غدار کہا جائے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں نے تو اُسے قاتل کہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے ان کو سنا ہے kindly یہ مجھے بھی سن لیں۔ ہماری پاک فوج کے وہ کمانڈر اِن چیف رہ چکے ہیں اور ایک کمانڈر اِن چیف کو جب آپ غدار کہتے ہیں تو مخصوص لوگ دو قسم کی سوچ رکھتے ہیں، ایک بات چیت کرنے والے اور کچھ intellectuals independent بھی ہیں جو اس طرف چل پڑے ہیں۔ جو لڑنے والے کیس ہیں وہ لڑیں لیکن جب غدار کے نام پر پریس کانفرنسز کرتے ہیں تو ہم اس بات کے داعی ہیں کہ ہمارا کمانڈر اِن چیف کبھی غدار نہیں ہو سکتا۔ ہم کمانڈر اِن چیف کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے ہوں گے۔ آپ دیکھئے گا کہ وہ cases with prospective effect چلائے جائیں گے۔ انہوں نے 1999 میں جو کیا تھا اُس کو clarity دینے والا اور validate کرنے والا چیف جسٹس کس زمرے میں آتا ہے۔ بعد میں جب اصل میں violation ہوئی تھی اُس کو وہ مانتے ہیں اور جو violation نہیں ہے اُس کو بھی وہ retrospective effect دے رہے ہیں جبکہ غداری کا قانون 2010 میں بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین! Violation of Constitution کے حوالے سے کیس کرنا اور اپیلیں کرنا اُن کا حق ہے لیکن یہ حق کسی کو حاصل نہیں ہے کہ کمانڈر اِن چیف کو غدار کہا جائے۔ سیاچن سے لے کر borders پر جو سپاہی کھڑے ہیں کیا آپ اُن کے morale کو گرانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرتا چلوں کہ ہم اس بات پر کوئی compromise نہیں کریں گے۔ ایک کمانڈر اِن چیف جو پرانا ہے یا نیا ہے جس نے کمانڈ کیا ہے اُس نے دیانتداری کے ساتھ اپنا کام کیا ہے لہٰذا ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: میں معزز وزیر موصوف کو بتا تا چلوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! عدالت نے غدار کہا ہے لیکن میں نے غدار نہیں کہا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے غدار نہیں کہا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: ایجنڈے کے مطابق ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر836 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد شہر کے درمیان ایک سیم نالہ گزرتا ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لئے اس پر دو پُل تعمیر ہیں جن پر شہر کی ساری آمدورفت کا انحصار ہے۔ یہ دونوں پُل اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور اب یہ حالت ہے کہ دونوں پُل کسی وقت بھی گر سکتے ہیں جس سے نہ صرف انسانی جانوں کے نقصان کا اندیشہ ہے بلکہ شہر کی ساری آمدورفت رُک جائے گی اور عوام کا آنا جانا مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا میری پُرزور اپیل ہے کہ اس عوامی نوعیت کے مسئلہ پر فوری توجہ فرمائی جائے اور استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ یہ معاملہ ہے۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میری دو تحاریک التوائے کار ہیں۔ کیا مجھے پتا چل جائے گا کہ میری کون سی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب چیئر مین: جی، تحریک التوائے کار نمبر 19/839 ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میری معزز چیئر سے humble submission ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 854 ہے جس میں بہت اہم معاملہ ہے اور اِس وقت ہاؤس کو اس معاملے میں دخل اندازی کرنی چاہیئے۔

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین چھچھر! اصل میں ایجنڈا کے مطابق چلنا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میری Chair سے request ہے کہ اگر آپ اُس کو take up کر لیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ important ہے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ kindly پہلے والی تحریک کو پڑھیں۔

ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "عوامی" اخبار کی اشاعت مورخہ 13۔ مئی 2019 کی خبر کے مطابق ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے فراڈ، لاہور گارڈن کے مکین سہولیات کی عدم فراہمی پر سراپا احتجاج، سوسائٹی میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور گیس سمیت کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیز۔II کے پلاٹس فروخت کرنے کا نوٹس لینے کا مطالبہ، شیخ طارق نامی فراڈیا اربوں روپیہ لوٹ کر سوسائٹی دوسرے لوگوں کے حوالے کر کے فرار۔ ڈی جی نیب، انٹی کرپشن اور دیگر ادارے نوٹس لیں۔ ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کے نام پر فراڈ جاری ہے جبکہ لاہور گارڈن کے مکین بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی اور حقوق ملکیت

کی رجسٹریاں نہ کروا کے دینے کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے رہائشی شیخ طارق نے چند برس قبل شرقپور روڈ پر لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کی بنیاد رکھی۔ اس نے لوگوں کو جدید سہولتوں کا لالچ دے کر پلاٹس کی فروخت شروع کی اور اربوں روپیہ کما لئے۔ اس دوران اس نے ایل ڈی اے کے پرائیویٹ سکیمز ونگ کے افسروں کو بھاری رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لیا جس کی وجہ سے ایل ڈی اے سے منظوری حاصل کئے بغیر سکیم launch کرنے پر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ شیخ طارق چونکہ ایک فراڈیا شخص تھا اور اس کا مقصد لوگوں کا پیسا لے کر بھاگنا تھا اس نے ایل ڈی اے کے پاس مطلوبہ تعداد میں پلاٹس mortgage کروائے اور نہ ہی سوسائٹی میں ہسپتال، سکول، پارکس اور دیگر بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے پلاٹس مختص کئے۔ شیخ طارق نے مبینہ طور پر فیز-I کے پلاٹس فروخت کر کے پیسا اکٹھا کرنے کے بعد راہ فرار اختیار کی اور ہاؤسنگ سکیم کے حقوق ملکیت شیخ وقاص اور شیخ عدنان کو دے دیئے۔ نئے مالکان نے بھی وہی روش اختیار کئے رکھی اور اپنی تمام تر توجہ فیز-II کے پلاٹس کی فروخت پر مرکوز رکھی اور ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیز-II کے پلاٹس کی فروخت جاری رکھی جبکہ فیز-I کے مکینوں کو بنیادی سہولتوں سے محروم رکھا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کی انتظامیہ مکینوں کو بجلی کی فراہمی کے نام پر بھی لوٹنے لگی۔ مکینوں نے بتایا کہ سوسائٹی انتظامیہ نے بجلی کے کھمبے نصب نہیں کئے جس کی وجہ سے لوگ لیسکو سے کنکشن حاصل نہیں کر سکتے جبکہ سوسائٹی انتظامیہ لیسکو سے بجلی لے کر مکینوں کو مہنگے داموں فروخت کر رہی ہے۔ مکینوں کے مطابق سوسائٹی انتظامیہ نے جو سب میٹر لگائے ہیں ان کی رفتار بھی تیز ہے جبکہ از خود ریڈنگ لے کر کئی گنا زیادہ بل وصول کئے جا رہے ہیں جس پر گزشتہ روز سوسائٹی کے مکین سراپا احتجاج بن گئے اور سڑکوں پر نکل آئے۔ مظاہرین نے لاہور گارڈن انتظامیہ اور ان کے سرپرست ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے چیئرمین نیب، ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب، ڈی جی ایل ڈی اے اور ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ سے مطالبہ کیا کہ لاہور گارڈن میں بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی اور ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیز-II کے پلاٹس فروخت کرنے کا نوٹس لیا جائے۔ مکینوں کو رجسٹریاں کروا کر نہیں دی جا رہیں جس کے باعث کروڑوں روپے کی investment سے مکان

تعمیر کرنے والے شہری گومگو اور پریشانی کی کیفیت کا شکار ہیں۔ مزید یہ کہ سوسائٹی میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور گیس سمیت کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں جبکہ قانون کی رو سے سوسائٹی مالکان تمام سہولیات فراہم کرنے کے پابند ہیں جس کی وجہ سے لواحقین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 844 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ تا لاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھنے سے حادثات میں اضافہ

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ تا لاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش بڑھ گیا ہے۔ دورویہ سڑک ہونے کے باوجود اس پر ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے جبکہ ٹریفک کا بہاؤ بڑھنے کی وجہ سے سموگ بھی بڑھ رہی ہے۔ اس روڈ کے دونوں اطراف لاہور سے گوجرانوالہ تک بہت زیادہ شہر آباد اور قصبہ جات آباد ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں جانب فیکٹریاں اور کارخانے ہیں۔ اس روڈ کے ساتھ سروس روڈ بنی ہوئی ہے جس پر ٹینکر، ٹرک اور ٹرالے وغیرہ کھڑے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس سڑک پر عام ٹریفک کے ساتھ چاند گاڑیاں چنگ چی رکشے وغیرہ اور موٹر سائیکل بہت زیادہ ہوتے ہیں جو کہ ٹریفک کی روانی اور حادثات کا سبب بن رہے ہیں۔ روزانہ اس سڑک پر دس سے پندرہ حادثات ہوتے ہیں جس میں قیمتی انسانی جان ومال کا نقصان ہوتا ہے اور ٹریفک حادثات کی وجہ سے سارا سارا دن روڈ بلاک رہتا ہے۔ لاہور سے گوجرانوالہ کا ایک گھنٹے کا سفر ہے لیکن اس میں دو سے تین گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ سابقہ دور حکومت 2008-2002 میں اس سڑک کے متبادل ایمن آباد موڑ زیرو پوائنٹ سے چنّی والا (کامونکی موڑ چوک تک) سڑک منظور کی گئی تھی تاکہ اس سڑک پر ٹریفک کم ہو سکے اور مذکورہ بالا مسائل حل ہو سکیں مگر آج تک تقریباً

دس سے بارہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود سڑک کی تعمیر نہیں ہو سکی جبکہ اس روڈ کے دونوں اطراف industrial hub ہے اور یہ سڑک پپلی والہ سے چھنی والا موڑ تک ڈبل بنا دی جائے تو اس سے گوجرانوالہ، کامونکی اور مرید کے تک جو ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے وہ کم ہو سکے گا اور اس کی وجہ سے انڈسٹری کی تجارت میں بھی اضافہ ہو گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! چونکہ متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 859 جناب عمر تنویر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر غیر قانونی منصوبے شروع کرنے کا انکشاف

جناب عمر تنویر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دی نیشن" اسلام آباد کی اشاعت مورخہ 28-نومبر 2019 کی خبر کے مطابق Blue World Group نے ضلع راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر پانچ مختلف منصوبے غیر قانونی طور پر شروع کر رکھے ہیں۔ عوام کو کسی ادارے کی منظوری کے بغیر غیر قانونی طور پر ہزاروں کی تعداد میں فائلز فروخت کر کے اربوں روپے بٹورے جا رہے ہیں۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے PPP کی cancelation اور layout plan کی منظوری کے بغیر Blue World City کا قیام اور خرید و فروخت کا غیر قانونی دھندہ جاری ہے جس کے لئے مختلف مقامات پر دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا اور سادہ لوح لوگوں کو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی بسنے والے لوگوں کو بھی دلکش اور دلفریب ویب سائٹس اور تشہیری مواد کے ذریعے راغب کیا جا رہا ہے۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور دیگر اداروں نے معنی خیز خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور محکموں کی جانب سے سہولت کار کا کردار ادا کیا جا رہا ہے۔ Blue World City نے کچھ رقبہ خرید کیا ہے اور اس کے علاوہ ہزاروں کنال سرکاری اراضی پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور عدالتی حکم امتناعی کے باوجود ڈویلپمنٹ کا کام غیر قانونی طور پر جاری رکھا ہوا ہے۔ اگر اداروں نے اپنا کام نہ کیا تو ہزاروں

خاندانوں کے اربوں روپے ڈوبنے کا اندیشہ ہے اس لئے گزارش ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کروائی جائے تا کہ اداروں کو متحرک کر کے اس غیر قانونی ہاؤسنگ پراجیکٹس کو قانون کے دائرے میں لایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کے most of the components ہاؤسنگ سے متعلق ہیں لیکن state land کی انکروچمنٹ کے حوالے سے already حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو state land کو دیکھ رہی ہے تو آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں جسے ہم دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 6 کو refer کر دیتے ہیں جو کہ within two months اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861 سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے اس نے اپنے مخالفین کے ساتھ political victimization کی انتہا کر دی ہے جس کی واضح مثال ملتان سے ایم پی اے کے امیدوار رانا سجاد ہیں جو کہ ہماری پارٹی کے امیدوار تھے اور حکومت نے سیاسی مخالفت کو ذاتی مخاصمت میں تبدیل کر دیا ہے۔ڈپٹی کمشنر اور CPO ملتان نے رانا سجاد کی زندگی دوبھر کی ہوئی ہے۔ڈپٹی کمشنر اور CPO کا حکم ہے کہ ہر حال میں پہلے انہیں گرفتار کیا جائے اور پھر MPO-3 کے تحت مقدمہ درج کیا جائے تا کہ ایک certain period تک ان کی ضمانت بھی نہ ہو سکے۔ پھر پولیس اور انتظامیہ یہاں تک نہیں رُکی بلکہ انہوں نے ان کے خلاف ایک ہی وقت میں تین جھوٹی ایف آئی آرز بھی درج

کروائیں اور جو حقائق ان میں درج کئے گئے ان کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔ مقامی انتظامیہ کے ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے علاقہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اور مقامی انتظامیہ سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کی مجھے کاپی نہیں ملی کاپی ملے گی تو میں کچھ کہہ سکوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں تاکہ وزیر قانون اس پر اپنی حکمت عملی بتا سکیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جی، بالکل کیونکہ ابھی اس کی کاپی مجھے ملی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے جس میں مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ مورخہ 26۔ نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر زراعت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئرمین! شکریہ۔ مختصراً تو میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں کیونکہ میرے بھائی نے کھادوں کے بارے میں جو قرارداد پیش کی ہے اس پر میں تھوڑا سا ایوان کو up date کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! جب 2018 میں ہم نے یہ حکومت سنبھالی تو اس وقت یوریا کھاد کی قیمت -/1570 روپے فی بوری تھی اور ڈی اے پی کھاد کی بوری کی قیمت -/3300 سے -/3500 روپے تھی۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد آپ کو پتا ہے کہ جس طرح ڈالر کی قیمت بڑھی جس میں تقریباً 30 سے 31 فیصد ڈالر مہنگا ہو گیا تو اس کے باوجود ہم نے ایگریکلچر سیکٹر کو محفوظ رکھنے کے لئے کھادوں کی قیمت کو زیادہ نہیں بڑھنے دیا۔ اگر ہم دیکھیں تو یکم مارچ 2019 میں ڈی اے پی کھاد کی قیمت -/3600 روپے فی بوری اور یوریا کھاد کی قیمت -/1830 روپے فی بوری تھی۔ آج اگر ہم at present دیکھتے ہیں تو یوریا کی قیمت -/2040 روپے ہے اور ڈی اے پی کھاد کی قیمت -/3550 روپے فی بوری ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی بوری پر ہم -/500 روپے سبسڈی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مزید اس حوالے سے میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ ہماری ایک سپیشل کمیٹی وزیر اعظم نے بنائی ہے جو ان کھادوں کی قیمتوں کو review کر رہی ہے تو انشاء اللہ within one week کھادوں کی قیمتوں میں مزید کمی لائیں گے اور کسانوں کو خوشخبری دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا جو کہ ایوان میں موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کیا جاتا ہے۔

تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر انڈسٹریز اینڈ کامرس حکومتی مؤقف پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس میں تھوڑا سا confusion ہے۔ یہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو مارک ہو گئی ہے لیکن اصل میں یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے اس کا جواب منسٹر ہیلتھ دیں گی۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد جناب محمد لطاسب ستی کی ہے۔جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل مری میں تعمیرات پر
عائد پابندی ختم کئے جانے کے عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I oppose it.

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک درست ہیں لیکن میں نے oppose اس لئے کیا ہے کہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے اس مسئلے کو redress کرنے کے لئے اس وقت تک جو اقدامات اٹھائے ہیں میں ان کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں۔ ان کا فرمانا بالکل درست ہے کہ وہاں illegal constructions ہو رہی تھیں اور بعض لوگوں کی جائز constructions بھی تھیں ان کو روکا گیا۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ نے already ایک کمیٹی بنا دی ہے جس کے کنوینئر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ہیں اور اس کے ممبران بھی ہیں۔

جناب چیئرمین! میری کوشش یہ ہو گی کہ ان معزز ممبر کو بھی اس کمیٹی کا ممبر co-opt کر لیا جائے تاکہ یہ اُدھر اپنے سارے معاملات redress کر لیں۔ بہر حال اس مسئلے کے حل کے لئے ہم نے already کمیٹی بنادی ہے اور معزز ممبر کو بھی اس کا ممبر بنایا جائے گا۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! وزیر قانون نے جو بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور اپنی قرارداد withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: معزز ممبر نے اس قرارداد کو withdraw کر لیا ہے لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا چونکہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں رکھتے لہٰذا قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا دل تو آپ کو بیٹا کہنے کو کر رہا ہے مگر اب اس کرسی پر بیٹھے ہیں تو میں آپ کو چیئرمین ہی کہوں گی۔

جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کا مطالبہ

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اوّلین فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر

حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اوّلین فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اوّلین فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو

درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم آج کے دن کے لئے رکھی گئی مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے، وہ اسے پیش کریں۔

موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کو فی الفور مرمت کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خصوصی افراد کے لئے وزیر اعظم کے خصوصی پروگرام ہمقدم کو اضلاع کی سطح پر شروع کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3۔دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح وبہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیاہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3 دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقا حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح وبہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیاہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3۔دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقا حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: تیسری قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ پہلے وہ قراردادیں لے لیں جو ایجنڈے پر موجود ہیں کیونکہ مخدوم صاحب انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: چوتھی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنی قرارداد پیش کرنے سے پہلے اپنے معزز ایوان کے معزز بھائیوں سے request کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو یہ قرارداد پڑھنے جا رہا ہوں یہ میرے حلقے کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ آپ یقین مانیے کہ لوگوں کو تحصیل کے معاملات کے لئے 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے تو میں یہ humbly request کرتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کی مخالفت نہ کریں اور اس کو پاس ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ kindly اپنی قرارداد پڑھیں۔

ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman: I oppose it.

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں نے یہ پہلے بھی request کی ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس ایوان میں وہی مسئلہ پیش کرتے ہیں جو عوام کا مسئلہ ہوتا ہے اور عوام کی مشکلات ہوتی ہیں۔ اسے تحصیل کا درجہ دینے سے یقین مانیے کہ لاکھوں لوگوں کو فائدہ بھی ہو گا اور لاکھوں لوگ اس ایوان کو دعائیں بھی دیں گے تو اس لئے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ حکومت کا مقصد تو عوام کو بنیادی سہولیتں دینا۔ یہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بنا رہے ہیں وہ بھی عوام کی سہولت کے لئے بنا رہے ہیں۔ جب جناب پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دے دیا تھا اور نوٹیفکیشن ہو گیا تھا لیکن بعد میں پتا نہیں کیا معاملہ بنا۔ بہر حال میں تو یہ request ہی کر سکتا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا ہمارے قابل احترام اور محترم ہیں تو میں اس معزز ایوان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ میری قرارداد کے حق میں ہاں کہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور میرے بھائی ابھی فرما رہے تھے کہ جناب پرویز الٰہی نے اس کا نوٹیفکیشن کر دیا تھا اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ پتا نہیں کیا ہوا تو پتا آپ کو ہونا چاہیے

حکومت آپ کی تھی۔ جناب پرویز الٰہی کے بعد حکومت پی ایم ایل(ن) کی تھی تو اگر انہوں نے اس چیز کو own نہیں کیا تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ٹریژری بنچوں سے بے شمار دوستوں کے اس قسم کے مطالبات ہیں کہ ان کے حلقوں میں تحصیلیں بنائی جائیں اور بعض کا مطالبہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر بندے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے علاقے کو ضلع قرار دے دیا جائے اور کوئی کہتے ہیں کہ تحصیل بن جائے تو یہ ٹھیک ہے، یہ اپنا حق نمائندگی ادا کر رہے ہیں اور ان کا یہ حق بنتا ہے کہ اپنے لوگوں کی آواز اسمبلی میں اٹھائیں اور حکومت تک پہنچائیں۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گزشتہ تقریباً ایک سال کے دوران وزیراعلیٰ کو بے شمار ایسی applications موصول ہوئیں اور جہاں پر یہ مطالبہ تھا کہ نئی تحصیلیں بنائی جائیں اور نئے اضلاع بنائے جائیں جب ہم نے ان کو examine کروایا تو بہت ساری درخواستیں معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں لیکن اس کے بعد وزیراعلیٰ کے احکامات کے تحت صوبہ پنجاب میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کمیٹی نے اس سلسلے میں کام کیا اور آج ایک criteriation laydown ہو چکا ہے۔ جو نئے اضلاع بنتے ہیں اگر اس criteriation پر پورا اتریں گے تو وہ ضلع بن جائیں گے اور نئی تحصیلیں جو بنی ہیں اگر وہ اس criteriation پر پورا اترتی ہیں وہ automatically تحصیلیں بن جائیں گی۔ گورنمنٹ کا جو صوابدیدی اختیار تھا کہ political mileage کے لئے فلاں جگہ تحصیل بنا دی جائے شاید وہ feasible ہو یا نہ ہو، فلاں جگہ ضلع بنا دیا جائے چاہے وہ feasible ہو یا نہ ہو۔

جناب چیئرمین! اب وہ صوابدیدی اختیار ختم کر دیا گیا ہے۔ باقاعدہ ایک criteriation laydown کر دیا گیا ہے جو criteriation پر پورا اتریں گی انشاءاللہ تعالیٰ اس کو ہم آگے بنانے کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج یہ پوائنٹ اُٹھایا ہے اور مجھے پتا ہے اس کمیٹی میں اس کو consider کریں گے۔ اگر یہ اس criteriation پر پوری اترتی ہوئی تو انشاءاللہ تعالیٰ ضرور پیشرفت ہو گی۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کادرجہ دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: پانچویں قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین!شکریہ۔یہ قرارداد پیش کرتاہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبے بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی،یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبے بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

متعلقہ وزیر صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین!میں اس حوالے سے کچھ عرض کرناچاہتاہوں۔

جناب چیئرمین: جی،متعلقہ وزیر صاحبہ ہوتیں تو آپ بالکل بات کر لیتے۔آج کے اجلاس کاوقت ختم ہو گیاہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 26-دسمبر2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔